رجسٹرڈ ایل ۱۳۵۲ ستمبر سنہ ۳۲ء

دہلی کا ماہوار طبی رسالہ

المسیح

مرتبہ

زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی

قیمت سالانہ مع محصول [illegible]

قیمت فی پرچہ ۳؍

پتہ ناظم دفتر المسیح قرول باغ دہلی

محبوب المطابع دہلی میں چھپکر دفتر المسیح سے شائع ہوا

طبیہ کالج دہلی جدید کورس کی کتابیں

(مؤلفہ زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی)

(۱) افادۂ کبیر — یہ کتاب طب یونانی کے تمام اصول و قواعد کو نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں بتاتی ہے۔ اور نبض و قارورہ کو واضح اور صاف طور پر سمجھاتی ہے اور طبیہ کالج دہلی کے سال اول کے کورس میں داخل ہے۔ یہ حقیقت میں طب یونانی کی نہایت مشہور قدیم عربی کتاب موجز القانون کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ اس میں وغیرہ تشریحی نقشہ جات کے علاوہ نفسکی رگوں کا نہایت صاف نقشہ ہے۔ قیمت ۱۲؍ مجلد دو روپے (۲؍) علاوہ محصول ڈاک۔

(۲) ترجمہ کبیر — یعنی طب یونانی کی عظیم الشان عربی کتاب شرح اسباب کا سلیس اور مقبول عام ترجمہ جو طبیہ کالج دہلی کے نصاب تعلیم میں داخل ہے اس کتاب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے اسباب علامات اور علاج نہایت سلیس عبارت میں درج ہیں اور ہر ایک بحث دلچسپ طبی نکتوں اور فلسفی باریکیوں سے معمور ہے جن سے اردو اور فارسی داں ابتک قطعاً محروم تھے۔ کل کتاب چار جلدوں میں منقسم ہے اور ہر ایک جلد کی قیمت دو روپے ہے۔ مجلد فی ۲؍

(۳) تشریح کبیر — یہ کتاب فن تشریح کی جامع اور مکمل کتاب ہے۔ اور تمام رگ پٹی اور اندرونی اعضاء کی حالتوں کو سلیس اردو میں بتاتی ہے جس کی عظمت کے لیے صرف اس قدر کافی شہادت ہے کہ دہلی کے عظیم الشان طبیہ کالج کے نصاب تعلیم میں داخل کی گئی ہے۔ اور خاص طبیہ کالج کے ایماء سے تیار کی گئی ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے دوبارہ زیر طبع ہے۔

(۴) منافع کبیر — یہ عظیم الشان کتاب در اصل کلیات طب کی جدید طرز کی کتاب ہے جسے دہلی کے مشہور طبیہ کالج نے خاص طور پر اپنے کورس کی تکمیل کے لیے تیار کرایا ہے اور اپنے نصاب تعلیم میں داخل کیا ہے۔ اس میں تمام اعضاء کے افعال و وظائف نہایت سلیس اور دلپسند عبارت میں لکھے گئے ہیں اور دونوں طبوں یعنی یونانی و ڈاکٹری اختلافی مسائل میں منصفانہ محاکمہ اور فیصلہ کیا گیا ہے علاوہ ازیں نبض و قارورہ کے قدیم و جدید طرز شناخت اور طریقۂ امتحانات لکھے گئے ہیں۔ جس سے یونانی اطباء قیمتی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت ۳؍ مجلد ۴؍

دیگر کتب

(۵) لغات اصطلاحات طبیہ — یہ بے مثل طبی لغت ہے۔ اس میں تمام طبی الفاظ اصطلا[حات]

مجلد دوم | ماہ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ مطابق ستمبر ۱۹۲۲ء | عدد اول

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

المسیح کا سالِ نو

سال گزشتہ پر سرسری تبصرہ اور سال رواں کا لائحہ عمل

ہم سال بھر کی خدمات پیش کرنے کے بعد اس وقت ناظرین کرام سے شرف خطاب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس امر کے پوچھنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ گذشتہ بارہ پرچوں میں آپ نے کیا دیکھا۔ اور ان بارہ نمونوں کے ملاحظہ کرنے کے بعد آپ نے المسیح کے متعلق کیا رائے قایم کی۔ کیا آپنے دیکھا کہ اوائل میں اس کے صفحات چالیس۔ اڑتالیس تے۔ اور اواخر میں بتیس ہوگئے۔ کیا آپ نے دیکھا کہ مروخدع سے المسیح اول میں پرشوکت لباس سے آیا۔ اور اواخر میں لباس زدودیدہ ہوگیا اور اس کی خوبصورتی بوسیدگی سے بدل گئی۔ کیا آپنے یہ دیکھا کہ پہلے اس کا کاغذ۔ اس کی لکھائی چھپائی اور اس کا حجم دیدہ زیب تھا۔ اور آخر میں ساری خوبیاں برائیوں سے تبدیل ہوگئیں۔ کیا آپ نے یہ دیکھا کہ اوائل میں محنت سے مضامین لکھے جاتے تھے۔ شوق سے ترتیب دی جاتی تھی۔ اور اواخر میں ساری محنت وشوق کے ولولے ٹھنڈے پڑگئے۔

کیا آپ نے یہ نہیں محسوس کیا کہ اس کے ثبات قدم میں ذرا بھی تذبذب نہیں آیا۔ اسکی ابتدائی چال میں ذرا بھی لغزش نہیں ہوئی۔ اس نے ہمیشہ انوبیش خوبصورت بننے کی کوشش کی صفحات کی تعداد بڑہائی۔ مضامین کا درجہ گرنے نہ دیا۔ خوبیوں میں برتر ہونے کی کوشش کی اور اپنی سیدھی رفتار میں ذرا بھی کجی نہ آنے دی۔

اگر یہ باتیں خلاف واقعہ نہیں ہیں۔ اور اگر یہ امور اصل حقیقت سے دور نہیں ہیں۔ اور اگر یہ بالکل

تو کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ المسیح کی یہ ساری صداقتیں ناقابل التفات ہیں۔ اسکی مخفی زبان اور اسکی پوشیدہ آواز ناقابل استماع ہے۔ اور اسکا یہ بذل و ایثار کسی صلہ کا مستحق نہیں ہے*

اگر آپکے نزدیک اسکی یہ سچائیاں قابل توجہ ہیں۔ اسکا استقلال۔ اسکا عزم و ثبات۔ اسکا ولولۂ خدمت قابل التفات ہے۔ تو اسکا فیصلہ آپ ہی کریں کہ آپکے نزدیک وہ کونسا اچھا صلہ ہے جو آپ اسے دے سکتے ہیں* وہ کونسی بہترین صورت ہے۔ جس سے آپ اسکی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں* وہ کونسا ذریعۂ معاونت ہے۔ جس سے اسکی رفتار و گفتار اور جوشِ خدمت میں آپ دوام و استقلال پیدا کر سکتے ہیں*

اگر میں اسوقت یہ کہوں کہ سردست المسیح مالی نقصان برداشت کر رہا ہے۔ ابتک یہ اس قابل ہرگز نہیں ہوا کہ اپنے پاؤں پر بلا استمداد کھڑا ہو سکے۔ اور اپنے مصارف خود برداشت کر سکے تو آپ کہیں گے کہ یہ ایک بوسیدہ آواز ہے۔ جسکی تکرار اخباری دنیا میں اسقدر ہو چکی ہے کہ اسکا سننا اب بارگوش معلوم ہوتا ہے" لہٰذا آپ اس طرف قطعی التفات نہ کریں۔ اور نہ یہ سنکر اپنی سامعہ کو تکلیف دیں*

لیکن اگر آپ المسیح کی فنی خدمت کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ اور اگر اسکی آواز آپ کی سامعہ کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔ تو کیا اچھا ہو کہ جس طرح آپ اس سے طرب حاصل کرتے ہیں اپنے دوستوں کو بھی بہرہ اندوز کرنے کی کوشش کریں*

اب آپ مہربانی فرماکر باطمینان المسیح کے مقالات سابقہ پر ایک سرسری نگاہ ڈالیں۔ اور اسکے ابواب کو ایک ایک کرکے لوح خیال کے سامنے لائیں۔ اور پھر بنظر انتخاب یہ دیکھیں کہ المسیح کے کون کون سے ابواب قابل تحسین ہیں۔ اور اس کے کون کون سے کام قابل نفریں ہیں۔ آپ اپنی نظر میں کن کاموں کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اور کن کو برا۔ اس غور و تامل کے بعد آپ اپنے ذہن میں جو فیصلہ کریں۔ بلا کم و کاست اس سے ہمیں مطلع کریں۔ تاکہ میں کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکوں۔ اور آیندہ سال کے لئے میں "بھولا نسخۂ عمل" تیار کر سکوں*

سال بھر کے بعد آپ سے دو باتوں کو جی چاہا لیجئے۔ باتیں ہو چکیں۔ اب بدستور ہمیں کام کرنے دیجئے۔ اور آپ المسیح کے لئے کوئی بہتر ذریعۂ معاونت سوچئے*

والسلام خادم مدیر

مقالات

کیمیائی جدید

اس عنوان کے ذیل میں محض کیمیائے جدید کے مسلمات ہونگے۔ جو محض ترجمانی کے طور پر اضافۂ معلومات کے لئے پیش کیے جاتے ہیں۔ اس میں ذاتی اعتقاد کو کوئی دخل نہیں ہے۔ اس لئے میں اُمید رکھتا ہوں کہ نازک طبیعتوں پر یہ گراں نہ گذرے گا۔ اور جام صبر لبریز نہ ہوگا +

مدیر

مادہ

یہ زمین اور تمام وہ چیزیں جو اس زمین کے اندر یا اس کے اوپر ہیں سب کی سب جس چیز سے بنی ہوئی ہیں انکو مادہ کہا جاتا ہے + پتھر کی چٹانیں، معدنیات جو کان سے برآمد ہوتی ہیں، نباتات، حیوانات اور تمام زندہ اور مردہ اجسام مادہ ہی سے مرکب ہوتے ہیں۔ جس کی چند قسمیں ہیں۔ بعض مواد کو ہم عناصر (ارکان) یعنی اجسام بسیط کہتے ہیں۔ اور بعض مواد کو اجسام مرکبہ جو دو یا زیادہ بسائط سے مرکب ہوتے ہیں +

مثلاً سونا (کیمیائے جدید میں) ایک جسم بسیط مانا جاتا ہے۔ سونے سے جو چیزیں ہم تیار کرینگے۔ وہ سونا ہی ہونگی۔ اور اگر ہم اس سے کوئی جزء الگ کرنے کی کوشش کرینگے۔ تو وہ جزء بھی سونا ہی ہوگا۔ یعنی ہم اگر تحلیل و تفریق کی انتہائی قوت بھی صرف کردیں۔ تو اس سے سوائے سونے کے کوئی دوسرا جسم نہ نکل سکے گا۔ یہی معنے بسیط یا عنصر کے ہیں۔ یعنی جس طرح ہم گزشتہ سے تحلیل و تفریق کے بعد مثلاً پانی الگ کرلیتے ہیں۔ اور جس طرح ہم دیگر مرکبات نباتیہ و حیوانیہ سے مختلف اجسام علحدہ کرلیتے ہیں۔ سونے جیسے بسیط میں یہ ناممکن ہے۔ اسی طرح کیمیائے جدید میں رصاص (قلعی رانگ) بھی دوسرا عنصر بسیط ہے۔ اس سے بھی تحلیل و تفریق کی انتہائی کوشش سے ہم کوئی دوسرا جسم الگ نہیں کرسکتے۔ دوسرے الفاظ میں عناصر یا بسائط کی تعبیر اس طرح کی جاسکتی ہے کہ بسائط ایسے مواد کا نام ہے جو طبعی تغیرات کو قبول نہیں کرسکتے۔ یعنی وہ مختلف مواد میں نہ ان کی تحلیل ہوسکتی ہے۔ اور نہ یہ فاسد و ضائع ہوسکتے ہیں +

بہت سے اجسام جو پہلے عناصر و بسائط مانے جاتے تھے۔ آجکل اُنھیں مرکب تسلیم کیا جاتا ہے۔ یعنی اب اُنھیں بسیط نہیں کہا جاتا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ممکن ہے کہ جن اجسام کو اس وقت بسیط کہا جاتا ہے۔ کل ایسے وسائل و ذرائع حاصل ہوں کہ ان میں بعض یا سب دو یا زیادہ اجسام بسیطہ سے مرکب ثابت ہوں۔ بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ "اس وقت جن اجسام کو بسائط کی فہرست میں داخل کیا گیا ہے۔ یہ حقیقت میں حتمی اور یقینی نہیں ہے۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ یہ تمام بسائط ایک ہی ابتدائی عنصر بسیط سے مرکب ہیں۔ جن کے خواص باہمی اس لئے مختلف ہیں کہ وہی عنصر بسیط مختلف حالات میں رہا۔ اور ہمنے سب کے خواص الگ الگ دیکھکر ہر ایک کو ایک جداگانہ عنصر تسلیم کر لیا" یعنی ان لوگوں کے خیال میں عناصر متعدد نہیں ہیں۔ بلکہ عنصر اُن کے نزدیک ایک ہی ہے۔ جس کے خواص و مظاہر مختلف حالات میں رہنے کی وجہ سے مختلف نظر آتے ہیں۔ اور ہم صرف اختلافِ خواص کو دیکھکر ان کو مختلف بسائط سمجھنے لگے ہیں۔ لیکن یہ اگر ایسا ہے تو بھی اس وقت علم کیمیا میں یہ تسلیم کر لینا اور مان لینا چاہیے کہ یہ بسائط حقیقت میں صحیح ہیں +

مزید تفصیل کے لیے ہم اور مثالیں پیش کرتے ہیں + لوہا۔ نقرہ۔ یہ دقلعی) اور تانبا یہ سب دہات بسائط مانے جاتے ہیں۔ اسی طرح مرکب کی مثال یہ معمولی زنگ (میل) ہے جو لوہے پر جم جاتا ہے۔ جبکہ اس میں ہوا کی تری و نمی پہونچتی ہے۔ زنگ (خبث الحدید) در اصل لوہا اور ایک ہوا سے مرکب ہوتا ہے۔ جسکو حمضین (آکسیجن) کہا جاتا ہے جسکا جز معمولی ہوا میں کافی ہوتا ہے۔ کیمیاوی اصطلاح میں خبث الحدید یعنی لوہے کی میل کو حدید حمض آمیز (آکسائڈ آف آئرن) کہا جاتا ہے +

معمولی گندھک بھی دوسری جماعت کا عنصر (جسم بسیط) ہے۔ یہ جب جلتی ہے تو ہوا کے حمضین (آکسیجن) سے مرکب ہو جاتی ہے۔ اور اس سے ایک نہایت تیز بو دار بخار (گیس) بنتا ہے۔ جسکو کیمیا دان "کبریت حمض آمیز ثانی" (سلفر ڈائی آکسائڈ) کہتے ہیں۔ معمولی نمک (نمک طعام) بھی دو عناصر کا کیمیاوی مرکب ہے۔ ایک ریہیہ (سوڈا) دوسرا اخضرین (کلورین) ہے۔ معمولی کھاری پانی (سوڈا واٹر) جو عام طور پر بند بوتلوں میں ملتا ہے۔ اور جسکو لوگ کثرت سے پیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں معمولی پانی ہوتا ہے جو ایک خاص قسم کی ہوا (بخار دخانی۔ بخار فحمی حامض۔ کاربونک ایسڈ گیس) کے دباؤ میں رکھا جاتا ہے

یہ بھی مرکب کی ایک مثال ہے۔ جو کیمیاوی مرکب سے الگ ہوتا ہے۔ اسی طرح اس معمولی پانی کے اندر بھی یہ ہوا یا حمضین (آکسیجن) رکھی جاسکتی ہے۔ لیکن جب دباؤ کو ہٹالیا جاتا ہے تو پانی اور ہوا دونوں ساتھ ظرف سے باہر نکلنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہوا۔ جو جوش کا باعث ہوتی ہے۔ یہ پہلے ہے چونکہ پانی کے ساتھ اصلی طور پر مرکب نہیں ہوتی ہے۔ (کیمیاوی مرکب نہیں بناتی ہے) اس لئے پانی سے بہت جلد الگ ہو جاتی ہے۔ پتھر کے کوئلے کے بخارات (کول گیس۔ بخار فحم) جو روشنی کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ دراصل مختلف بخارات یا مختلف ہواؤں سے مرکب ہوتے ہیں۔ اور جلنے پر ہوا کے جزو حمضین (آکسیجن) سے ملکر دوسرے نئے مرکبات بناتے ہیں۔ مثلاً پانی اور بخار فحمی حامض (کاربونک ایسڈ گیس) جسکو فحمین حمض آمیزثانی (کاربن ڈائی آکسائڈ) بھی کہا جاتا ہے۔

مادہ غیرفانی ہے۔ مادہ کی محض شکلیں تبدیل ہوسکتی ہیں۔ اسکی طبیعت اور اصلیت میں تغیر نہیں آسکتا۔ کیمیا کی تعریف بعض اوقات اس طرح کی جاتی ہے کہ کیمیا اس علم کا نام ہے جس میں تغیرات مواد کے قوانین و اصول بیان کیے جاتے ہیں۔
یہ امر بھی قابل التفات ہے کہ عناصر جب ترکیب میں داخل ہوتے ہیں۔ تو انکے ذاتی خواص میں کمی و کمزوری آجاتی ہے۔

مادہ کی حالتیں

مادہ کی تین مشہور حالتیں ہیں۔ سیلان۔ جمود۔ اور ہوائیت۔ جن میں سیلان پایا جاتا ہے یعنی وہ بہنے والے ہوتے ہیں۔ انکو سائل یا سیال کہتے ہیں جیسے پانی۔ جو سخت ہوتے ہیں۔ انکو جامد کہتے ہیں جیسے پتھر۔ جو ہوا کی طرح ہوتے ہیں۔ انکو ہوائی کہتے ہیں۔ پارہ دراصل ایک سیال دھات ہے۔ لیکن جب اسکو کسی بند برتن میں کافی طور پر گرم کیا جاتا ہے۔ تو یہ سیلان سے نکلکر ہوائی (بخاری) شکل اختیار کرلیتا ہے۔ اس وقت اسکو پانی کی طرح عمل تقطیر کے ذریعہ مقطر کیا جاسکتا ہے۔ برعکس اس کے اگر اسکو کافی طور پر ٹھنڈا کیا جائے۔ تو یہ سخت اور ٹھوس (جامد) دھات بنجاتا ہے۔

پانی بھی اگرچہ سیال ہے۔ مگر جب اسے جوش دیا جاتا ہے تو یہ بھاپ بن جاتا ہے۔ اور جب اس میں ٹھنڈک پہونچائی جاتی ہے۔ تو یہ برف یا منجمد پانی بن جاتا ہے۔

خصائص مواد

شکل۔ وزن اور رنگ جس طرح تمام مواد میں مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح دیگر خواص کے لحاظ سے بھی مواد ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ مثلاً شیشہ۔ سنگ چقماق اور لوہا سخت ہیں۔ اور مکھن اور پنیر نرم ہیں*

اسی طرح بعض مواد شفاف ہوتے ہیں۔ اور بعض تاریک* روح شراب (الکحول) مثل اخضر (کلوروفارم) اور ایثر (ایتھر) کو طیارہ (اڑنے والے) کہا جاتا ہے۔ یعنی محض معمولی حرارت حتیٰ کہ بیرونی ہوا کی معمولی گرمی سے یہ بخارات بنکر اڑنے لگتے ہیں یعنی سیال سے ہوائی شکل اختیار کر لیتے ہیں*

بعض کیمیاوی مواد کو بلوری یا رواوار (کرسٹے لائن) کہا جاتا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ اس کے اجزا کی شکلیں باہم متناسب ہوتی ہیں اور اقلیدس کے اشکال میں سے کسی کے ماتحت آسکتی ہیں۔ مثلاً معمولی دھونے کا ریہ (سوڈا) معمولی نمک اور قند یہ سب مواد بلوریہ (رواوار) کہلاتے ہیں*

بمقابلہ اس کے دیگر مواد یا ھلامی الشکل (سلسلا کولائڈ) ہوتے ہیں یا عدیم الشکل (امارفس۔ بیڈول) یعنی ان میں اقلیدس کی کوئی شکل نہیں ہوتی ہے*

بعض مواد جیسے ربڑ لچکدار (لینن) کہلاتے ہیں۔ لچک سے مراد یہ ہے کہ یہ کھینچنے سے کھنچ جاتے ہیں۔ اور جب انکو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تو اپنی اصلی شکل پر لوٹ آتے ہیں برعکس اس کے بہت سے مواد لچکدار نہیں ہیں (غیر لینن)* اسی طرح بعض مواد بھربھرے (رمُثل) ہوتے ہیں۔ اور بعض مُتماسک*

مزے اور بو کے لحاظ سے بھی مواد ایک دوسرے سے نہایت مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض مواد انسان کے لیے بے ضرر ہوتے ہیں۔ اور بعض کم و بیش زہر ثابت ہوتے ہیں*

بعض دھات دوسری دھات سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ چنانچہ لوہا سیسے سے زیادہ سخت ہے۔ سیسہ باسانی مڑ سکتا ہے۔ اور چاقو سے کھرچا جا سکتا ہے۔ مگر لوہے میں یہ امر نہایت مشکل ہے*

بعض بلوری یا رواوار مواد جب کھلی ہوا میں رکھے جاتے ہیں۔ تو ہوا کی نمی کے

ساتھ ترکیب پاکر دوسری قسم کے رِدادار بن جاتے ہیں۔ جن کی ترکیب میں پانی بڑھ جاتا ہے۔ اور بعض حالات میں یہ مواد اس قدر پانی کے ساتھ مل جاتے ہیں کہ سارا مجموعہ سیال بن جاتا ہے۔ ایسے مواد کو مائعہ یا ماصّۃُ الرطوبۃ (ڈیلی کوئس سنٹ) کہا جاتا ہے۔ مثلاً اگر معمولی نمک کو برسات کی کھلی ہوا میں چھوڑ دیا جائے۔ جس میں لازمی طور پر نمی ہوتی ہے تو نمک نم ہوکر بہ جائے گا۔ کیونکہ اس میں رطوبت اور نمی کے جذب کرنے کی قدرتی کشش ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ہوا سے رطوبت کو چوس لیتا ہے۔ اَن بجھا یا زندہ چونہ رطوبت ہوا سے اُلفت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ ایک ایسی حالت میں پہونچ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے چونے کو مردہ یا بجھا ہوا چونہ کہنے لگتے ہیں۔ اور اب اسمیں رطوبت کے جذب کرنے کی قوت نہیں رہتی ہے۔

اسی طرح دوسری طرف چند ایسے کیمیادی بلوری مواد بھی ہیں۔ جن کی ترکیب میں پانی شامل ہوتا ہے۔ اگر انھیں ہوا میں چھوڑا جاتا ہے۔ تو فوراً پانی چھوڑنے لگتے ہیں اور ان کی باقاعدہ اقلیدسی شکلیں دور ہونے لگتی ہیں۔ مثلاً معمولی دھونے کا سوڈا جو در اصل رِدادار رِبہیہ فحم آگین (کاربونیٹ آف سوڈیم) ہوتا ہے۔ جب اسے ہوا میں رکھا جاتا ہے تو بتدریج اس کا پانی نکلنے لگتا ہے۔ اور اس کے دانوں کی اقلیدسی شکلیں بھی دور ہوتی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ آخر میں یہ ایک سفوف کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جس کے ذرات کی شکل پہلی شکل سے مختلف ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر کہا جا سکتا ہے کہ یہ (واشنگ سوڈا) کے دانے کِھل جاتے ہیں (انیزار کِھل جانا)

دوسری باتوں میں بھی مواد ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً لکڑی اور کاغذ قابل اشتعال ہیں (بآسانی جل سکتے ہیں) لوہا اور قلعی گرمی پہونچانے سے نہیں جل سکتے ہیں۔ دیا سلائی جب رگڑی جاتی ہے۔ تو وہ مسالہ جو اس کے سرے پر لگا ہوتا ہے رگڑ کھانے سے گرم ہو جاتا ہے۔ اور بیرونی ہوا کے جزء حمضین (آکسیجن) سے مرکب ہو کر جل اٹھتا ہے۔ اور لکڑی کی تیلی میں آگ لگا دیتا ہے۔

کسی جسم کا پولا یا مسامدار ہونا (تخلخل) بھی مادہ کی ایک خصوصیت ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ اس کے اندر چھید یا خلائیں ہوں (انکی بندش و ترکیب ڈھیلی ہو) مثلاً کوئلہ اور جھانواں بمقابلہ لوہے اور فولاد کے مسامدار ہے۔ اور ان میں سوراخ بآسانی کیا جا سکتا

ہے۔ بہت سی مسامدار چیزیں (مثلاً اسفنج) پانی وغیرہ کو جذب کر لیتی ہیں۔ اور اس طریقے سے پانی یا دوسری سیال چیزیں بڑی مقدار میں ان کے اندر سما جاتی ہیں۔ (لیکن یہ ترکیب کیمیاوی نہیں ہوتی ہے) اور پھر انھیں معمولی طور پر دبا کر نچوڑا جا سکتا ہے۔ جس سے سیال باہر آ جاتا ہے ÷

محلول

اگر نمک کا ایک چمچہ ایک پیالی پانی میں ڈال کر ہلایا جائے۔ تو نمک بتدریج نظروں سے غائب ہو جائے گا۔ یعنی نمک پانی میں گھل جائے گا۔ اور پانی جو پہلے پھیکا تھا۔ اب نمک کی وجہ سے نمکین ہو جائے گا۔ اس وقت مجموعہ مرکب کا نام "محلول نمک" ہوگا ÷

اسی طرح بہت سی رقیق چیزیں ہیں جو مخصوص منجمد مواد کو حل کرنے کی قوت رکھتی ہیں ÷ مثلاً جا ہوا کافور روح شراب (الکحول) میں بآسانی گھل جاتا ہے۔ اسی طرح رال روغن تارپین (روغن بطم) میں گھل جاتی ہے ÷

جب شکر گرم پانی۔ چائے یا قہوہ کی پیالی میں ڈالی جاتی ہے۔ تو یہ گھل کر سیال کو میٹھا بنا دیتی ہے۔ اور مجموعہ مرکب اُسی معنے میں "محلول شکر" کہلاتا ہے ÷

یہ امر قابل تسلیم ہے کہ جب مواد دیگر سیالات میں حل ہوتے ہیں۔ تو یہاں حقیقی کیمیاوی ترکیب واقع ہوتی ہے۔ جس کی مثال ریہیہ تخم آگین (سوڈیم کاربونیٹ) ہے جو پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب اس محلول کو گرمی سے بخارات اُڑا کر ایک حد تک گاڑھا کیا جاتا ہے۔ تو سرد ہونے پر معمولی (یعنی واشنگ سوڈا) کے دانوں کا بگڑا بنجاتا ہے۔ جس میں ریہیہ تخم آگین پانی کے ساتھ دوسری (مختلف) شکل میں مرکب ہوتا ہے۔ ان دانوں کو اگر نرمی کے ساتھ گرم کیا جائے تو یہ گھل جاتے ہیں۔ ان کی ترکیب بگڑ جاتی ہے۔ اور ان سے بخارات کی شکل میں پانی الگ ہونے لگتا ہے۔ اور آخر میں ایک سفوف رہ جاتا ہے۔ جو دراصل پہلی اور اصلی شکل کا ریہیہ تخم آگین (کاربونیٹ آف سوڈیم) ہوتا ہے۔ جو پانی کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہوتا (غیر میہ۔ ان ہائڈرس)

یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ منجمد چیزیں سیال میں زیادہ قابل انحلال ہوتی ہیں۔ اگر اُن کو گرمی پہونچائی جائے۔ یعنی جس قدر زیادہ حرارت پہونچائی جائے گی۔ اُسی قدر قوتِ انحلال زیادہ ہوگی۔ اور جب سیال میں جامد چیزیں اس قدر حل ہو جائیں کہ

اس سے ان میں حل نہ ہو سکیں۔ تو اس محلول کو محلول مشبع کہتے ہیں (مشبع۔ سیچوریٹڈ)
مثلاً اگر ہم ایک چھٹانک پانی میں شکر یا نمک برابر تھوڑا تھوڑا ڈالتے چلے جائیں۔ اور
پانی کو ہلاتے جائیں۔ تو پہلے نمک یا شکر گھلتی ہوئی چلی جائے گی۔ اس کے بعد ایک ایسا
وقت آئے گا کہ نمک یا شکر کے دانے پانی کی تہ میں بیٹھ جائیں گے۔ اور گھل نہ سکیں گے
تو ایسے محلول کو محلول مشبع کہا جائے گا۔ مشبع کے معنے سیر (پیٹ بھرے ہوئے)
کے ہیں۔

محلول مخفف و محلول قوی محلول مخفف اُسے کہتے ہیں جس میں حل ہونے والی شئی کے اجزا
بہت تھوڑے ہوں۔ اور محلول قوی یا محلول غلیظ اُس وقت ہوتے ہیں جبکہ اُس کے اجزا
سیال میں بہت زیادہ ہوں۔ (مخفف۔ ڈائی لیوٹ۔ قوی۔ اسٹرانگ) مثلاً ایک چھٹانک
پانی میں اگر ایک تولہ شکر گھلی ہوئی ہو تو یہ محلول مخفف ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں اگر دو تین
تولہ شکر گھلی ہوئی ہو تو یہ محلول قوی یا غلیظ ہے۔

اگر کوئی محلول مخفف ہو یعنی اس کے اندر اجزاء کم ہوں۔ اور محلول مشبع نہ ہو۔ تو
اسے محلول مشبع (محلول قوی) بنایا جا سکتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اُسے گرم کیا
جائے۔ تاکہ اُس کا پانی کسی قدر بخارات بنکر اڑ جائے۔ اور حل کرنے والی شئی کم ہو جائے
مثلاً اگر نمک کا محلول ہلکا ہو اور اُسے ہم قوی بنانا چاہیں تو ہمیں گرمی پہونچا کر اس محلول
کے اجزاء مائیہ کو گھٹانا اور اسکو کم کر دینا چاہیے۔ اسی طرح رال اور روغن تارپین کا محلول اگر
ہلکا ہو تو گرمی پہونچا کر اسکو قوی بنایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ گرمی سے روغن تارپین کے بہت سے
اجزاء بخارات بنکر اڑ جائیں گے۔

برعکس اس کے سخت اور قوی محلول کو ہلکا بھی کیا جا سکتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہے
کہ حل کرنے والی شئے اُس میں اور زیادہ ڈال دی جائے۔ مثلاً محلول شکر یعنی شربت اگر گاڑھا
ہو تو اس میں تھوڑا سا پانی اور ملا دیا جائے۔ تو وہ ہلکا (مخفف) ہو جائیگا۔

جس طرح سیال اور ہوائی مادے آپس میں مل سکتے ہیں۔ اس طرح جامد مواد ایک
دوسرے کے ساتھ ملنے کی قابلیت نہیں رکھتے یعنی جس خوبی کے ساتھ رقیق چیزیں باہم
مل جاتی ہیں۔ منجمد اشیاء اس خوبی کے ساتھ نہیں مل سکتے۔ ہاں منجمد مواد کو ہاتھ سے یا آلات
سے باہم یقیناً ملایا جا سکتا ہے۔ مگر یہ واضح رہے کہ ان کا یہ امتزاج بھی کامل نہیں ہوتا۔

بمقابلہ ان کے اکثر رقیق و سیال چیزیں باہم نہایت خوبی کے ساتھ پورے طور پر مل جاتی ہیں۔ بہرحال مواد ایک دوسرے کے اندر یا قابل انحلال ہوتے ہیں۔ یا ناقابل انحلال۔ مثلاً سرکہ اور پانی اگر ایک ظرف میں ڈال کر ہلائے جائیں۔ تو دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مل جائیں گے۔ کہ اس کے تمام قطرات ایک دوسرے کے مشابہ ہونگے۔ اور اگر تیل اور پانی اسی طرح ملائے جائیں تو ہرگز ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح نہ ملیں گے بلکہ پانی نیچے بیٹھ جائے گا۔ اور تیل سطح پر آجائے گا۔ لیکن ہوائیں تمام آپس میں مل جاتی ہیں۔ مثلاً حمضین (آکسیجن) اور شورجین (نائٹروجن) بیرونی ہوا میں دونوں اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ ہوا کے تمام اجزاء ترکیب میں ایک دوسرے کے مانند ہیں۔ یعنی حمضین اور شورجین کے حصے تمام ہوا میں ایک جیسے ہیں۔ ہواؤں میں بمقابلہ سیالات کے باہم ملنے کی بھی قوت زیادہ ہے۔ اور الگ ہونے کی بھی۔ لیکن جامد چیزوں کا باہم ملانا۔ اور ملاکر مخلوط بنانا اور بھی زیادہ دشوار ہوتا ہے۔ اور وہ بھی عام طور پر مکمل اور بالکل ٹھیک اختلاط و امتزاج نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسے مخلوط کو نامکمل اور آلی (غیر کیمیاوی) کہنا زیادہ موزوں ہے۔ بعض جامد چیزیں جیسے قلعی اور سیسہ جیسی دھاتیں گرم ہونے سے پگھل جاتی ہیں۔ اس پگھلی ہوئی شکل میں بعض چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ مل سکتی ہیں۔ چنانچہ جب ہم کسی دھات کو کھوٹی دھات (مغشوش) کہتے ہیں۔ تو اس سے مقصد یہی ہوتا ہے کہ اس میں دوسری چیزیں ملی ہوئی ہیں۔ اسی طرح چربی بھی گرمی سے پگھل جاتی ہے۔ اور جب یہ پگھل جاتی ہے۔ تو یہ دوسرے مواد سے مل سکتی ہے۔

ادویہ کے اسمائے مترادفہ

اس فہرست اسمائے میری غرض یہ ہے کہ اوّل ان ناموں کے متعلق بصیرت حاصل ہو۔ دوئم یہ بھی معلوم ہو سکے کہ کتنی دوائیں طب یونانی و طب جدید میں مشترک ہیں لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ مندرجہ ذیل ادویہ کے افعال و خواص اور موقعۂ استعمال میں کچھ فرق نہیں ہے۔ یہ بالکل آشکار ہے کہ خواص ادویہ میں دونوں طبوں کا باہمی سخت اختلاف ہے۔ لیکن بہت سی دواؤں کے افعال و خواص میں اتحاد و یگانگت بھی کافی طور پر پائی جاتی ہے +

افسنتین	اَب سن تھیم
حُماض	اِسے ٹوسیلا
خانق الذئب / بیش۔ بچھناگ	اکونائٹ
بلوط	اکاڑن
غاریقون	اگیرِک
بادام	المانڈ
صبر۔ ایلوا	الوز
عنبر	اُمبر گریس
نوشادر	امونیا
اشق۔	امونیا گم / گم امونی ایک
انیسون	انی سیڈ
سرمہ۔ اثمد	انٹی مونی
آب مقطر	ڈسٹلڈ واٹر
فوفل۔ چھالیہ	اریکانٹ

زرنیخ۔ سم الفار	آرسے نِک
لیموں	ایس پَراگس
حلتیت۔ ہینگ	اساف ٹے ڈا
لفاح۔ بیربوٹی۔	بلاڈونا۔ ایٹروپا بلاڈونا
بلسان	بالسم
قنب۔ بھنگ	بینگو۔ کینابِس انڈیکا
شعیر۔ جو	بارلی
ریحان	بیسل سویٹ
جند بیدستر	بی وَرز / کاسٹوریم
شمع۔ موم	ویکس
نحل۔ شہد کی مکھی	بی
سلق۔ چقندر	بیٹ
بادام تلخ	بٹر آلمانڈ
حنظل۔ اندرائن	بٹر ایپل / کلوسِنتھ

ذراریح۔ تیلنی مکھی	کینتھرس بلسٹر فلائی بیٹل
زاگ کبود کسیس آسمانجونی	بلیو وٹریل اسٹون
بورق	بورکیس
کبریت۔ گندھک	سلفر
اسفنج محرق	برنٹ اسپنج
مکھن۔ زبدہ	بٹر
شورہ۔ ملح البارود	نائٹر
کرنب۔ کرم کلہ	کیبیج ٹری
نورہ۔ چونہ	لائم
بابونہ	کیمومائل
کافور	کیمفر
قرفہ۔ ترنج	کینیلا
شکر۔ نبات	کینڈی
مرچ سرخ	کیپسی کم
رشاد۔ ہالون	کارڈے مائن
الائچی۔ ہیل	کارڈے مم
گاجر۔ جزر	کیرائٹ
خیارشنبر۔ املتاس	کیسیا
روغن بید انجیر	کاسٹر آئل
کاتھ ہندی کتھہ	کیٹے چو
مامیراں	سے لنڈائن

کرفس	سے لے ری
قنطوریون	کن ٹاؤریم کن ٹاؤری
طباشیر	چاک۔ کاربونیٹ آف لائم
فحم۔ کوئلہ	چارکول
کشنیز سبز	چرڈل
چنا۔ حمص	چک پیز
شوکران	سی کیوٹا ہملاک
زنجفر۔ شنگرف	سنابر
دارچینی	سنامن
لیمون	سٹران
قرنفل۔ لونگ	کلوو
بن	کافی
نمک طعام	کامن سالٹ
تانبہ۔ نحاس	کاپر
مرجان۔ مونگہ	کارل
کشنیز۔ کزبرہ	کارینڈو
قرن الایل۔ بارہ سنگھا	کارنو سروائی
سرطان	کریب
زعفران	سیفرن۔ کروکس
تمساح۔ مگرمچھ	کروکوڈائل
حب الملوک۔ جمال گوٹہ	کروٹن
کباب چینی	کیوبیبا (کیوبب)
خیار۔ ککڑی	کیوکمبر
کمون۔ زیرہ	کیومن

کُرکُم	کُرکُما
دوغ۔ دہی	کَرڈ
تاتورا۔ دھتورا	ڈٹورا
توت	ڈیو بیری
زنجار۔ زنگار	ورڈِگرِس
دیاخلون	ڈایاکیلون
دم الاخوین	ڈریگنس بلڈ
خراطین۔ کیچوا	ارتھ ورم
فرفیون۔ فربیون	یوفربیم
سَرخَس	فرن
جنطیانا	فل ورٹ۔ جینشن
سریشم ماہی۔ غری السمک	فش گلیو
کتان۔ السی	فلیکس
لحم۔ گوشت	فلِش
شاہترہ	فومیٹر
عفص۔ مازو	گال نٹ
کماذریوس	گرمینڈر
زنجبیل۔ سونٹھ	جن جر۔ زنجبر
ریباس۔ زرشک	گوزبیری
خربق۔ کٹکی	ہیلی بور
شوکران	ہیم لک
بنج	ہن بین
پیہ خنزیر	ہگس لارڈ
فراسیون	ہور ہاؤنڈ
سنبل	ہائی سنتھ

ثلج۔ برف	آئس
نیل	انڈیگو
لوہا۔ حدید	آئرن
برادہ آہن	آئرن فلِنگس
عاج۔ دندان فیل	آئوری
جلاپا	جیلپ
یاسمین	جیسمین
عناب	جوجیوب
غار	لورل
رصاص۔ سیسہ	لیڈ
کراث۔ گندنا	لیک
لیموں	لیمن
عدس۔ مسور	لنٹل
فہد۔ چیتا	لیپرڈ
خس۔ کاہو	لیکٹوکا
نورہ۔ چونا	لائم
بزرکتان۔ السی	لنسیڈ
اصل السوس۔ ملیٹھی	لائیکوریس
مقناطیس	لوڈسٹون۔ میگنٹ
نبق۔ بیر	لوٹس
ترمس	لیوپنس
فوّہ	میڈر
سَرخس مذکر	میل فرن
اسفنداں	مینٹیل
سنگ رخام	ماربل

خطمی	مارشمیلو
مصطگی	میسٹک
ریوند۔ راوند	میکو کینا
نعناع	مینتھا
زیبق۔ پارہ	مرکری۔ کوئک سلور
لبن۔ دودھ	ملک
دبق	مسٹ لیٹو
اشنہ	موس
برنجاسف	میگورٹ
توت سیاہ	مل بیری
مشک۔ مسک	مسک
خردل۔ رائی	مسٹرڈ
ہلیلہ۔ ہڑ	مائرو بولن
مر۔ بول	مرہ
نفط	نفتھا
نرجس۔ نرگس	نرسیس سس
نطرون	نٹرون
جوزالطیب۔ جائفل	نٹ مگ
اذاراقی	نکس وامیکا
بلوط	اوک
کندر	اولی بینم
روغن زیتون	اولیو آئل
بصل۔ پیاز	انین
افیون	اوپیم
جوشیر	اوپوپینکس

نارنج۔ نارنگی	آرنج
زراوند	آورکس
زردی بیضہ	یوک۔ رودی ڈے ٹیس
برومی	پپلیس
خوخ۔ آڑو	پیچ
کمثری۔ ناشپاتی	پیئر
لولو۔ موتی	پرل
جو مقشر	پرل بارلی
صعتر فارسی	پیپنی رائل
فلفل۔ مرچ	پیپر
نعناع فلفلی	پیپر منٹ
سخ پرچ۔ فلفل احمر	پی مینٹو
صنوبر	پائن
کاسنی۔ ہندبا	پس اے بڈ
فستق۔ پستہ	پس ٹکیو
زفت	پچ
رمان۔ انار	پومے گرے نیٹ
خشخاش	پاپی
بیخ انجبار	پوٹن ٹلا۔ وائلڈ اسٹرنی
قراصیا	پرون
خرفہ	پرسلین
زندہ چونہ۔ نورہ غیر مطفی	کوئک لائم
بہی۔ سفرجل	کوئنس
خرگوش۔ درخت	ریبٹ

مولی۔ فجل	ریڈش
زبیب۔ منقی	ریزن
شلجم	ریپ
سم الفار (سنکھیا)	ریٹس بین
رال۔ راتینج	ریزن
ریوند۔ راوند	رہیوبرب
ریباس۔ زرشک	ریبس
ارز۔ چاول	رائس
گلاب۔ ورد	روز
عرق گلاب۔ ماء الورد	روز واٹر
کندش۔ نکچھنی	سبی ڈلا
ملح۔ نمک	سالٹ
سندروس	سنڈریک
انزروت	سارکولا
عشبہ	سارسپریلا
اُہُل	سیوین
سقمونیا۔ محمودہ	اسکیمونی
عنصل۔ اسقیل جنگلی پیاز	اسکوئل سی انین
شیح	وارم سیڈ سیمین کنٹرا
سنا مکی	سینا
ماء الجبن	سیرم لیکٹس
صابون	سوپ
صبر سقوطری ایلوہ	سوکوٹرائن ایلوز
حامض	سارل سورڈاک
ناردین سنبل ہندی	اسپائک نارڈ

پالک۔ اسفاناخ	اسپائی نیچ
نشا۔ نشاستہ	اسٹارچ
فولاذ۔ فولاد	اسٹیل
میعہ	اسٹرئیکس
شکر۔ سکر	شوگر
قصب السکر (گنا)	شوگر کین
قصب الذریرہ	سوئیٹ سنٹیڈ فلیگ
تمر ہندی۔ املی	ٹمرانڈ
قطران	ٹار
چاء۔ شای	ٹی
تریاق	تھریاک
صعتر	تھائم
قصدیر۔ رانگ	ٹن
کتیرا۔ کثیرا	ٹریگیکنتھ
تربد	ٹربتھ
ہلدی۔ عرق الصفر	ٹرمرک
لفت	ٹرنپ
اُشنہ	اُشنیا
بیل	بیل
خربق	ویراٹرم
حصرم	ویرجوس
خل۔ سرکہ	وائن گر ایسی ٹم
نبیذ۔ عصارۂ انگور	وائن
بنفشہ۔ بنفج	وائولیٹ
زاج ازرق۔ کسیس	سلفیٹ آف آئرن
زاج اخضر۔ توتیا	سلفیٹ آف کاپر
سفیدہ۔ اسفیداج	سرسی وائٹ لیڈ
پھٹکری۔ شب	الم
خراصین۔ جست	زنک

علم التشخیص

(۳۲)

(از حکیم محمد عبدالواحد صاحب ناظم)

کان

پیدائشی کمزور بچوں کے کان ہمیشہ بہتے رہتے ہیں۔ جو کہ ایام بلوغت میں خود بخود درست ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض وقت کسی بے احتیاطی کے باعث پیپ بند ہو جاتی ہے اور دماغ میں ورم ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ اکثر ہلاکت ہوتی ہے۔

خسرہ اور امراض حادہ کے بعد بھی کانوں سے پیپ بہا کرتی ہے۔ بے احتیاطی کی صورت میں اس کا نتیجہ بھی مذکورہ بالا ہوتا ہے۔

دائمی بخار۔ کونین کے اثر سے ضعف سماعت ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کونین کے اثر۔ دماغ میں اجتماع خون۔ ضعف اعصاب اور رنج و فکر کی زیادتی کے باعث کانوں میں دوی و طنین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی مریض کانوں میں خود بخود مختلف قسم کی آوازیں۔ شور و غل اور باجہ بجنے جیسی آواز سنتا ہے۔ حالانکہ ظاہر میں ان کا وجود نہیں ہوتا۔

درد سر شدید۔ شدید سوزش دماغ ضعف دماغ اور اختناق الرحم کی حالت میں سخت آواز ناگوار ہوتی ہے۔

اورام حلق میں کان بہرے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ کان میں کوئی بیماری نہیں ہوتی۔

کان کی بیماری کے باعث لقوہ ہو سکتا ہے۔

تحقت دماغ کے موخر یا وسط حصے کے ٹوٹ جانے سے کان سے خون اور رطوبت نکلتی ہے۔

آلات ہضم

منہ۔ لقوہ میں مریض کا منہ ایک طرف کو کھینچ جاتا ہے۔ اور بے ڈھنگا ہو جاتا ہے۔ لقوہ کا مریض سیٹی بجانے اور پھونک لگانے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ ناک اور حنجرہ کے ورم لوزتین الحلق بے ہوشی اور شدید ضعف میں مریض کا منہ عموماً کھلا رہتا ہے۔

ہونٹ۔ کمی خون کی صورت میں ہونٹ پھیکے ہوتے ہیں۔ امراض حادہ میں ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر سیاہ رنگ کی پپڑی جم جاتی ہے۔ مسوڑھوں میں گوشت خورہ (سکروی۔ داء الحفر) ہو تو ہونٹ متورم ہو جاتے اور پھٹ جاتے ہیں رنگت نیلگوں ہوتی ہے۔ مرض سل میں ہونٹ بہت سرخ ہوتے ہیں دم گھٹنے کی حالت میں ہونٹوں کی رنگت نیلگوں یا سیاہ ہو جاتی ہے *

موسم سرما کی سردی۔ فساد معدہ اور بالفعل گرم اشیاء کے کھانے کے باعث بھی ہونٹ پھٹ جاتے ہیں۔ ذات الریہ اور موسمی بخاروں میں بخار اُتر جانے کے بعد ہونٹوں پر خصوصاً باچھوں میں سفید آبلہ دار پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ جسکو عوام الناس بخار کا پیشاب کرنا کہتے ہیں۔ لیکن اگر بغیر بخار کے باچھوں میں سفید رنگ کا زخم ہو تو اسکو آتشک کے سبب سے سمجھا جاتا ہے *

مسوڑھے۔ قلت الدم (کمی خون) میں مسوڑھوں کا رنگ پھیکا ہوتا ہے۔ لیکن کثرت خون کی حالت میں مسوڑھے سرخ ہوتے ہیں۔ دم گھٹنے میں نیلگوں۔ مرض گوشت خورہ (سکروی۔ داء الحفر) میں مسوڑھے متورم اور پلپلے ہوتے ہیں۔ ذرا چھونے سے خون نکلنے لگتا ہے۔ پارہ کی سمیت میں متورم ہوتے ہیں اور اُن پر سرخ لکیر پڑی ہوتی ہے۔ سیسہ کی سمیت میں مسوڑھوں پر نیلگوں لکیریں ہوتی ہیں *

دانت۔ بدہضمی اور فساد معدہ کے باعث دانت بہت جلد بوسیدہ ہو جاتے ہیں اور عموماً درد کیا کرتے ہیں۔ کسی تیز دوا (مثلاً پارہ) کے مرکبات یا بالفعل زیادہ گرم غذا کھانے اور زیادہ گرم چاء پینے سے بھی وقت سے پہلے ہی دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ سامنے کے دانتوں کا گاؤ دم شکل کا کھندانہ دار ہونا موروثی آتشک کی علامت ہے *

شراب نوشی یا ترشی یا مٹھائی کے کھانے سے دانتوں میں کیڑا لگ جاتا ہے۔ کرم شکم یا امراض دماغ کے باعث اکثر حالت خواب میں مریض دانت پیستا ہے۔ اور یہ حالت زیادہ تر بچوں میں ہوتی ہے *

زبان جبکہ مریض پان تمباکو کھانے کا عادی ہو تو ایسی صورت میں کما حقہ علامات متعلقہ زبان نہیں معلوم ہو سکتیں۔ ورنہ زبان کی علامات کے ذریعہ اکثر امراض کی تشخیص میں بہت مدد ملتی ہے *

سب سے پہلے زبان نکالنے کی حالت دیکھنی چاہئے۔ کیونکہ مختلف امراض میں
زبان نکالنے کی حالت مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً بخار کی کمزوری یا امراض دماغ میں مریض
زبان نہیں نکال سکتا ہے۔ تپ محرقہ ہذیانی (ٹائفس فیور) یا تپ محرقہ اسہالی (ٹائفائڈ فیور)
میں جبکہ حالت خراب ہوتی ہے۔ تو زبان تھرتھراتی ہے اور مریض صاف گفتگو نہیں کرسکتا
فالج کے سبب سے زبان میں لکنت ہوتی ہے۔ رعشہ میں مریض کو زبان نکالنے کو کہا جائے
تو وہ جھٹ سے باہر نکالکر فوراً ایک جھٹکے کے ساتھ پھر منہ کے اندر لے جاتا ہے۔ لقوہ اور
فالج میں جبکہ اعصاب دماغی کا نواں زوج (عصب لسانی حلقی) بھی مفلوج ہوجاتا ہے
تو جس وقت مریض زبان باہر نکالتا ہے۔ تو وہ جانب مفلوج جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ کیونکہ
زبان کو باہر نکالنے والے عضلات کے اعصاب کی طاقت زائل ہوجاتی ہے۔ جو نویں
جوڑے سے اس میں آتے ہیں۔ اور جانب صحیح کے عضلات کی طاقت درست ہوتی ہے
لیکن جبکہ لقوہ میں نواں زوج (عصب لسانی حلقی) مفلوج نہیں ہوتا تو زبان صحیح سالم
ہوتی ہے۔ مگر چونکہ ایک طرف کا گوشہ دہن فالج کے سبب سے کھنچا ہوا ہوتا ہے بدیں وجہ
زبان نکالتے وقت جانب مفلوج جھکی ہوئی معلوم ہوتی ہے +

پارہ کے سبب سے منہ آنے اور کمی خون کی صورت میں زبان چوڑی اور اس کے
کنارے ناہموار ہوتے ہیں +

حالت صحت میں منہ کھولکر سونے کے سبب سے زبان خشک ہوتی ہے۔ لیکن جب
بیماری کے سبب سے تھوک کم خارج ہو (جیسا کہ بخار۔ اعضاء اندرونی اور آبدار جھلی کی
سوزش میں ہوتا ہے) تو زبان خشک ہوتی ہے +

جبکہ رطوبات کے خارج نہ ہونے کے باعث خون میں سمیت پیدا ہوجائے اور
کمزوری بہت ہی زیادہ لاحق ہو تو زبان خشک، میلی، سخت اور سیاہ ہوتی ہے +

خشکی اور میلے پن کے بعد اگر زبان مرطوب نظر آئے تو یہ نیک علامت سمجھنا چاہئے
چنانچہ بخار کو جوں جوں افاقہ ہوتا جاتا ہے۔ ویسے ہی اول زبان کے کناروں پر تراوٹ
آتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ کل سطح زبان تر ہوجاتی ہے +

قلت الدم۔ ورم طحال اور امراض مزمنہ میں زبان کا رنگ پھیکا ہوتا ہے۔ ورم گھٹنے
کی حالت میں [illegible]

صرف نوک و کنارے سرخ ہوتے ہیں +

ہر قسم کی جسمانی سوزش اور شدید و حاد امراض میں زبان پر ایک قسم کا میل جم جاتا ہے۔ جس کی حالت مختلف امراض میں مختلف ہوتی ہے۔ تپ محرقہ میں عموماً زبان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ یا تو زبان سرخ اور خشک ہوتی ہے اور بیچ میں سے پھٹی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور یا زبان خشک ہوتی ہے اور اس پر سیاہ یا خاکستری رنگ کا میل جم جاتا ہے۔ اور زبان خار دار اور درشت نظر آتی ہے۔ اور زبان آخری حالت میں اس قدر اینٹھ جاتی ہے۔ کہ مریض گفتگو نہیں کرسکتا۔ زبان کی مذکورہ حالت تپ محرقہ ٹائیفائڈ فیور کے علاوہ ذات الریہ نپ لازمی۔ جدری (چیچک) اور سرخ بخار (اسکارلٹ فیور) میں بھی پائی جاتی ہے اور زبان کی اس حالت کے ساتھ ہی بے خوابی۔ بے چینی۔ رعشہ۔ ہذیان۔ غشی اور اختلاط حواس وعقل ضرور ہوتا ہے۔ اگر زبان نکالتے وقت کانپے تو یہ خطرناک علامت ہوتی ہے +

ذات الریہ میں عموماً زبان کے اوپر گاڑھی لیسدار میل جم جاتی ہے۔ سرخ بخار میں زبان کے اوپر سفید رنگ کا میل جم جاتا ہے اور اس میں سرخ رنگ کے دانے اُٹھے ہوئے نظر آتے ہیں جوں جوں وہ میل دور ہوتا ہے۔ دانے اُٹھے ہوئے مثل شہتوت کے نظر آتے ہیں +

تپ دق میں زبان سرخ اور خشک رہتی ہے۔ امراض قلب و شش میں (جن میں دوران خون میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے) زبان کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ موٹی نظر آتی ہے۔ بچوں میں ورم دہاں کی صورت میں زبان کے اوپر سفید سفید دانے نظر آتے ہیں۔ ورم معدہ، سوء ہضم اور اورام جگر میں زبان کے اوپر سفید یا زرد رنگ کا میل جم جاتا ہے۔ اگر ورم معدہ شدید ہو۔ تو زبان کی نوک۔ اور کنارے سرخ رہتے ہیں۔ اور درمیان سے سفید ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی چھوٹے چھوٹے آبلے بھی زبان پر نکل آتے ہیں ضعف ہضم مزمن۔ اور اورام معدہ میں زبان عظیم اور ڈھیلی ہوتی ہے کبھی صاف ہوتی ہے۔ اور کبھی اس پر میل جم جاتی ہے +

جب زبان کی نوک اور کناروں سے آہستہ آہستہ میل دور ہونے لگے تو کامل افاقہ ہونے کی علامت ہے۔ لیکن اگر زبان کے درمیانی حصے کی بالائی سطح میں سے بڑے بڑے

ٹکڑے علحٰدہ ہو جائیں اور زبان سرخ۔ ہموار اور چمکدار نظر آئے تو صحت کامل دیر میں ہوتی ہے۔ بلکہ بیماری کے عود کرنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور جب دوبارہ مرض عود کر آتا ہے۔ تو زبان پر بھی بدستور میل جم جاتا ہے۔ اور جب یکایک میل دور ہو جائے اور زبان تازہ زخم کے مطابق سیاہ اور چمکدار نظر آئے تو یہ خراب علامت سمجھی جاتی ہے۔

مرض آتشک میں زبان کی زیریں سطح اور کناروں پر چھوٹے چھوٹے زخم اور درازیں نظر آتی ہیں۔

زبان کا مزہ۔ جن امراض میں زبان خشک ہو جاتی ہے۔ اور اس پر میل جم جاتی ہے ان میں منہ کا ذائقہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔ یرقان۔ بخار۔ بدہضمی میں صبح کو سو کر اٹھنے کے وقت مزہ میں تلخی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ رنج و فکر اور یاس و حرمان میں بھی زبان کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ مرض سل میں ذائقہ نمکین ہوتا ہے۔ جب منہ اور حلق کے اندر زخم ہو جاتے ہیں۔ تب زبان کا ذائقہ بدبودار خراب ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ہاضمہ کے بگڑ جانے سے ذائقہ مثل گندہ انڈوں کے بدبودار ہو جاتا ہے۔ سیماب کی سمیت میں ذائقہ کسیلا ہوتا ہے۔

بھوک شدید امراض اور بخاروں کے شروع میں بھوک زائل ہو جاتی ہے۔ بلکہ مریض غذا سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ لیکن اس کے برخلاف جب مریض روبصحت ہونے لگتا ہو تو پہلے سے زیادہ بھوک لگتی ہے۔

ضعیف زیادہ نشست رکھنے والے۔ رنج و غم میں مبتلا رہنے والے خراب ہوا میں رہنے اور ورزش نہ کرنے دھوپ میں چلنے پھرنے اور بدہضمی میں مبتلا رہنے والے اشخاص کی بھوک بھی زائل ہو جاتی ہے۔ امراض مزمنہ اور سن پیری میں بھوک کا زائل ہونا خراب علامت ہے۔

شدید بخاروں سے شفا پانے کے بعد۔ ذیابیطس۔ کرم شکم و امعاء۔ اور بچوں میں غدو ماساریقیہ یعنی میسن ٹیرک گلینڈز کے امراض اور ایک خاص قسم کے فساد ہضم کے باعث بھوک بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے جسکو "بھوک کا ہوکا" یا جوع الکلب کہتے ہیں۔

بعد افاقہ مرض بھوک لگنا نیک علامت ہے۔ لیکن عین حالت بخار میں زیادہ بھوک لگنا اچھی علامت نہیں ہے۔

کبھی کبھی بچوں یا حاملہ عورتوں کو غیر خوردنی اشیاء مثلاً کوئلہ، بھٹہ اینٹ، مٹی کے نیم پختہ برتنوں کے ٹکڑے کھانے کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اختناق الرحم۔ دیوانگی۔ قلت الدم میں بھی ان چیزوں کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔

پیاس شدید سوزش۔ شدید بخاروں۔ شدید ضربہ وسقطہ سیلان خون کے بکثرت ہونے سے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ ان کے علاوہ اُن امراض میں جن میں رطوبات بدن کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً اسہال پیچش۔ ذیابیطس میں پیاس کی زیادتی ہوتی ہے۔ استسقاء اور مرض سل میں جبکہ پسینہ بکثرت آئے پیاس زیادہ لگتی ہے۔

تندرستی میں ورزش یا محنت کرنے کے بعد پیاس زیادہ لگتی ہے۔ کسی غذا میں نمک اور مصالحہ کے زیادہ کھانے سے بھی پیاس زیادہ لگتی ہے۔

تنفس

فعل تنفس دو حرکتوں سے انجام پذیر ہوتا ہے۔ ایک حرکت سانس کھینچتے وقت ہوتی ہے اور دوسری حرکت سانس کو باہر نکالتے وقت ہوتی ہے۔ اگرچہ دونوں حرکتوں کے زمانہ میں چنداں تفاوت نہیں ہوتا ہے۔ لیکن تاہم سانس لینے میں بہ نسبت سانس نکالنے کے زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔

سانس لیتے وقت مردوں میں سینہ کا زیریں حصہ اور عورتوں میں بالائی حصہ زیادہ پھولتا ہے۔ اور حجاب حاجز نیچے کو جھک جاتا ہے۔ سانس نکالتے وقت سانس لینے کے برخلاف سینہ تنگ اور حجاب حاجز اوپر کو ہوتا ہے۔ بچے اکثر پیٹ کے ذریعہ سانس لیتے ہیں۔

تنفس کے متعلق دیکھا جاتا ہے کہ فی دقیقہ مریض کی تعداد تنفس کس قدر ہے مریض آرام سے سانس لیتا ہے یا تکلیف سے۔ سانس لینے اور سانس خارج کرنے کی آواز کیسی ہے وغیرہ۔

ربانی دارد(ا)

معاونین کرام خط و کتابت میں اپنے نمبر خریداری کا ضرور حوالہ دیجئے اور جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ روانہ کیجئے۔

عملِ احتقان

احتقان جلدی

(۴)

(از ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ ماموری طبی ریاست بہندانی)

(۱۳) **سیال نمکین**[1] اسکا مفصل بیان المسیح بابت اکتوبر ۱۹۲۱ء میں درج ہو چکا ہے۔ مزید براں یہ جاننا ضروری ہے کہ اگرچہ مرضِ ہیضہ میں اس کا استعمال نہایت مفید اور مشہور ہے، مگر ہیضہ کے علاوہ اور دیگر امراض میں یا عملِ جراحی کے بعد جب خون بہت ضائع ہو چکا ہو اور دورانِ خون ضعیف و نبض کمزور ہو یا خون کے اجزاء مائیہ بہت کم ہو گئے ہوں تو اوس وقت بھی سیال نمکین کا استعمال بہت کثرت سے کیا جاتا ہے۔ سیال نمکین کی بیرون مقدار وریدی پچکاری سے دیجاتی ہے۔ علاوہ وریدی عمل کے، تحت الجلد پچکاری سے بھی اسکا بہت کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ زیر بغل، زیر پستان۔ زیرِ دیوار شکم۔ یا اندرونِ صفاق (پاریطون) پچکاری سے اسکو پہونچایا جاتا ہے۔ اس کے اثر سے مریض کو فوراً تقویت پہونچتی ہے، دوران و سیلان خون پھر قایم ہو جاتا ہے۔ قلب پر محرک و مقوی اثر ہوتا ہے بدنی حرارت قایم ہو جاتی ہے۔ جلدی عمل بہ نسبت وریدی عمل کے آسانی سے کیا جاتا ہے اور اس عملِ جلدی میں خطرات کا اندیشہ بھی کم ہے۔

صدمہ (شاک) کو یہ کم کرتا ہے۔ یعنی مقوی قلب و ممدِ دورانِ خون ہے۔

سیال نمکین، کا دوسرا استعمال یہ بھی ہے کہ اسے دیگر ادویہ کو ہلکا کرنے اور بطور محلل[2] کے بھی کام میں لاتے ہیں، مثلاً کونین، وغیرہ یا دیگر اقراص کو اس میں حل کرکے پچکاری لگاتے ہیں۔

(۱۴) **نیوکلین**[3]۔ (نودین) جوہر نوات خلیات یہ جوہر تمام حیوانی کیسوں (خلیات)

---

[1] سالٹ سولیوشن جس میں نمک طعام اور پانی ہوتا ہے۔

[2] خون کے دانوں کو کریات یا خلیات کہا جاتا ہے جس کے درمیان ایک چھوٹا سا دانہ ہوتا ہے۔ اسکو "نوات" کہا جاتا ہو (نوات۔ گٹھلی) جس سے لفظ نودین بنایا گیا ہے۔ اور نوات کے جوہر کا نام نودین رکھا گیا ہو۔

کی ساخت میں ہے، اور خون کے سفید دانوں۔ خمیر (الیسٹ) دودھ زردئی بیضۂ مرغ غدۂ درقیہ وغیرہ کے ترکیبی عنصر میں شامل ہے۔ ان چیزوں سے اخذ کرکے اس کے اقراص بناتے ہیں۔ اسکا محلول سیال بھی دوا فروشوں سے ملتا ہے۔ مقدار پچکاری۔ ۵ سے ۸ گرین (قحتہ)

مرکبات نیوکلین (نوودین)

۱۔ **سیال نوودین** (نیوکلین سولیوشن) سیال نمکین میں حل کیا ہوا } ۵ فیصدی طاقت کا بنایا ہوا ۱۰ سے ۶۰ بوند تک۔ جلدی پچکاری کے ذریعہ دن میں ایک یا دو بار دیکتے ہیں

۲۔ بعض اوقات نمکیات مثلاً سوڈیم ہائڈرو آکسائڈ (ریہیہ مائیوحمض آمیز)

۳۔ یا پوٹاسیم ٹائے ڈرو آکسائڈ (شخاریہ مائیوحمض آمیز) میں نیوکلین (نوودین) کو بآسانی حل کرلیتے ہیں جس سے سوڈیم نیوکلی ناس (ریہیہ نوودین) اور پوٹاسیم نیوکلی ناس (شخاریہ نوودین) طیار ہوتے ہیں، اس طرح پر کہ ان نمکیات (سوڈا و پٹاس) کے سیال کے ۵ حصہ میں ۵ حصہ نیوکلین (نوودین) ملاتے ہیں۔

(۴) فولاد اور (۵) سیماب } کے ساتھ بھی نیوکلین (نوودین) مرکبات بناتا ہے۔ فولاد کے ساتھ مل کر "فیرائی نیوکلی ناس" یا "فیرائی ٹال" پارہ کے ساتھ ملکر "ہائڈرارجرائی نیوکلی ناس" یا "مرکیورال"۔ (زیبق نوودین) طیار ہوتا ہے۔

فرائی ٹال (حدید نوودین) مقدار پچکاری ۲-۴ قحتہ۔ آب مقطر مطہر میں حل کرکے پچکاری کریں۔

مرکیورال (زیبق نوودین) مقدار پچکاری۔ ۲ گرین ۱۲ بوند آب مقطر مطہر میں حل کرکے دیں، دن میں ایک یا دو بار۔

نیوکلین (نوودین) کے افعال و استعمال

نوودین میں ایک فطری طاقت جراثیم کو مارنے اور نابود کرنے کی ہوتی ہے اور جسم کی قوت مدافعت (مقابلۂ امراض (مناعت) کا محرک و مقوی ہے۔ لہٰذا اکثر سیالِ نیوکلین (نوودین) کی پچکاری خنازیر (ہلی)، سرطان، خناق وبائی، پرسوت کا بخار (حمی نفاسیہ) وغیرہ جیسے جراثیمی امراض میں دیکر جسم کی قوت مدافعت کو تیز کرتے ہیں۔

جب مجروقہ (اسہالی رثائی فانڈرحی معویہ) میں امعاء کے اندر سوراخ ہونے کا حادثہ پیش آکر پردہ باریطون (صفاق) میں سوزش و ورم ہو جاتا ہے تو اکثر سوڈیم نیوکلی ناس (ریہیہ نودین) کے ایک فیصدی طاقت کے سیال کی جلدی پچکاری کا استعمال کرتے ہیں +

فیرائی نال (حدید نودین) کی جلدی پچکاری مرض انیمیا (فقر الدم) میں اکثر کی جاتی ہے۔ حدید خون کے ذرات کو طاقت بخشتا ہے اور جوہر مذکور جسم کی مناعت و طاقت بڑھاتا ہے +

مرکیورال۔ (زیبق نودین) مرض آتشک میں پچکاری سے استعمال کیا جاتا ہے۔

کونین (کنہ کنہ) کے مرکبات

(۱) کیونین اور یوریا ہائی ڈروکلورائڈ (کنہ کنہ و بولیہ ہائیڈرا خضر آمیز) یہ ایک مقامی مخدر ہے جسکا کچھ بیان احتقان اندرون جلد میں پیش ہو چکا ہے +

اسکا ایک فیصدی طاقت کا سیال حابس الدم اثر بھی رکھتا ہے اور مبرز کے متعلق اعمال جراحیہ میں اس کی پچکاری تحت الجلد خصوصاً مفید ہے، اس سے علاوہ مقامی مخدر اثر ہونے کے خون بھی زیادہ نہیں بہنے پاتا +

اس کی جلدی پچکاری، ۱۲ گرین (۱۲ گرین۔ چھ رتی) سے ۱۵ گرین کی مقدار میں آب مطہر میں حل کرکے، مرض ہیضہ میں استعمال کی جاتی ہے جس سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ خون کی غلظت بڑھے +

کونین ایسڈ ہائیڈروکلورائڈ (کنہ کنہ حامض ہائیڈرا خضر آمیز) ملیریا کے لیے اکسیر ہے۔ تپ کی باری کو روکتی ہے۔ بخار میں حرارت کو گھٹا دیتی ہے (دافع امراض نوبتی اور دافع بخار) دافع جراثیم اور مقوی ہے +

مقدار پچکاری۔ ایک رتی سے ۲۰ رتی تک آب مطہر میں حل کرکے۔

انتباہ۔ در اصل کونین کی پچکاری تحت الجلد ہرگز نہیں دینی چاہئے کیونکہ زیر جلد خراش پیدا کرکے اکثر پھوڑا بنا دیتی ہے اور جلد اور تحت الجلد نسیج سڑ جاتی ہے جس کا زخم ہفتوں مہینوں تک اچھا نہیں ہوتا +

مگر کونین کی پچکاری عضلی دیجاوے تو یہ خراب اثر نہیں ہوتا۔ اگر کونین بہت کم مقدار میں مثلاً ۱/۲ یا ۱ گرین پانی کی زیادہ مقدار میں جلدی پچکاری سے دی جاوے تو خراش کا احتمال کم ہوتا ہے +

یہاں اس کا بیان صرف مرکبات کونین کی وجہ سے کردیا ہے ورنہ دراصل یہ احتقان عضلی کا عمل ہے جو آگے آئیگا +

(۳) کونین کا ایک مرکب نیوکلین (نوذین) کے ساتھ بھی ہوتا ہے جس کا تذکرہ یہاں اشارۃً کیا جاتا ہے۔ اس مرکب کو کونین نیوکلی ناس (کنہ کینہ نوذینی) کہتے ہیں۔ زردی مائل سفوف ہے۔ پانی میں حل نہیں ہوتی۔ اسکو احتقان عضلی یا وریدی کے عمل سے۔ (ترکیب خاص سے سیال بنا کے) شدید آتشک میں دیتے ہیں +

(۱۶) ہیوسیامین (جوہر بنج۔ بنجین)

اس کے مختلف مرکبات مستعمل ہیں۔ مخصوص یہ ہیں:-

(۱) ہیوسیامین ہائیڈروبرومائڈ (بنجین مائیوعضن آمیز)
مقدار پچکاری۔ ۱/۲۰۰ سے ۱/۱۰۰ گرین تک (گرین۔ نصف رتی)

(۲) ہیوسیامین سلفاس (بنجین کبریت آگین)
مقدار پچکاری۔ ۱/۲۰۰ سے ۱/۱۰۰ گرین تک +

ہیوسیامین و مارفین (جوہر بنج و جوہر افیون ملاکر) اسوقت پچکاری دیتے ہیں جبکہ مسکن و منوم اثر شدید مطلوب ہوتا ہے۔ مثلاً

(۱) وضع حمل کے وقت شدت درد کم کرنے کے لیئے۔

(۲) داروئے بیہوشی سنگھانے سے آدھ گھنٹہ قبل۔ اسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ داروئے بیہوشی بہت کم مقدار دینا پڑتی ہے اور عمل جراحی کے بعد خوب نیند طاری رہتی ہے +

(۳) جب مقامی مخدر اثر مطلوب ہو +

جوہر بنج کے افعال و استعمال

تسکین درد۔ مخدر مقامی۔ مسکن دماغ و نخاع۔ منوم۔ محرک حرکات دودیہ امعاء، مگر دافع پیچش۔ مسکن قلب۔ مسکن بول و مثانہ۔ دافع تشنج + دافع ہیجان و ہذیان دماغ ہے لہذا مانیا و دیوانگی میں بہ کثرت مستعمل ہے۔

سہر د بیخوابی امیں دیا جاتا ہے۔ ہذیان خمری میں مفید ہے۔

مسکن و مضعف قلب ہے۔ لہذا ضیق النفس قلبی اور وجع القلب امیں اور دمہ کے دورہ کی تخفیف کے لئے دیتے ہیں۔

مسکن امعاء ہے، لہذا مسہل ادویہ کے ساتھ اونکی مروڑ کم کرنے کو دیتے ہیں۔

مسکن بول و مثانہ ہے۔ اس لئے امراض مثانہ، سوزش مجری البول، تشنج مثانہ سوزش غدۂ ودی، سنگ مثانہ وغیرہ میں دیا جاتا ہے۔

مسکن و دافع تشنج ہے۔ لہذا دمہ میں اور سعال میں دیتے ہیں۔ رعشۂ صبیانی میں مفید ہے۔ اعصابی درد۔ دردسر وغیرہ میں نفع بخشتا ہے۔

(۱۷) سوڈیم گلیسرو فاسفیٹ (ریہیہ حلو و نور آگین)

مقدار پچکاری۔ سوڈیم گلیسرو فاسفیٹ (ریہیہ حلو و نور آگین) ½ ۱ گرین۔
آب مقطر مطہر ۱۶ بوند۔

افعال و استعمال۔ مقوی اعصاب ہے۔ شدید سریع التاثیر مقامی یا عمومی اثر کے لئے عصبی امراض میں دیا جاتا ہے۔ مثلاً عرق النسا، دردسر عصبی (صداع) دردکمر ہزال عضلات، اعصابی درد (اپریل) وغیرہ عصبی ضعف کے امراض میں مستعمل ہے۔

(۱۸) اسٹروفینتھین (زجوہر اونج) اونج اسٹروفینتھس کا افریقی نام ہے۔
مقدار پچکاری ۱/۲ سے ۱/۴ تحۃ (گرین)

۱۔ افعال و استعمال۔ مقوی قلب۔ محرک عضلات، خفیف مسکن دماغ و نخاع افعال اس کے ڈیجی ٹالس (نبات اصبعیہ) سے مشابہ ہیں۔ مگر اکثر جب ڈیجی ٹالس اثر نہیں کرتا تو اسے دیتے ہیں۔ اسکا اثر یقینی ہے۔

(انتباہ) اسکا استعمال با احتیاط ضروری ہے کیونکہ بہت تیز دوا ہے۔

(۱۹) تھائے رو پروٹین (زلال بی غدۂ درقیہ)

حسب ذیل سیال مرکبات جو طیار شدہ ملتا ہے مستعمل ہے۔
تھائے رو پروٹین۔ ½ گرین (تحہ)

کلورے ٹون - $\frac{1}{12}$ گرین

سیال نکین - ۱۷ بوند۔

مقدار پچکاری - ۱۷ سے ۴۴ بوند تک +

افعال و استعمال - یہ علاج، علاج عضوی کے شعبہ سے تعلق رکھتا ہے ایسے امراض و حالات میں دیا جاتا ہے جو غدہ ترسیہ کی لاغری یا افعال کے ضعف کے باعث لاحق ہوتے ہیں۔ اسکا استعمال احتیاط اور کامل نگہداشت سے کرنا چاہیے، کیونکہ اکثر بے احتیاطی کی وجہ سے شدید سمیت کے آثار پیدا ہو سکتے ہیں +

خواص - بحال کنندہ قوت۔ مجدد۔ مرض مکسی ڈیما (اڈیما مخاطیہ) اور کریٹی نزم (خلقی خبط، پیدائشی بے وقوفی، کزازِ اطفال، سن یاس کی دیوانگی، فربہی - وغیرہ میں مستعمل ہوتا ہے +

(۲۰) ڈیجی ٹیلون (جوہر خربق)

تیار شدہ سیال ملتا ہے جس کی ۱۷ بوند میں جوہر کی مقدار قریب $\frac{1}{4}$ گرام (گرام ۱۷ بوند) کے ہوتی ہے +

مقدار پچکاری ۸ سے ۱۶ بوند تک۔

افعال و استعمال - اعصاب تنفس اور دوران خون کی شدید مسکن اور تیز دوا ہے۔ مسکن قلب ہے۔ بہ احتیاط استعمال کرنا چاہیے۔ پچکاری کے بعد مریض کو لیٹا رہنا چاہیے تاکہ قلب پر زور نہ پڑے +

عقاقیر ہند

(از حکیم محمد عبدالواحد صاحب ناظم)

(۲)

مرکبات مدار

حبوب۔ گل مدار ناشگفتہ دو تولہ۔ مرچ سیاہ چار تولہ۔ نمک سانبھر تین تولہ تینوں کو باریک کوٹ چھان کر بقدر ضرورت پانی میں گوندھیں اور بقدر نخود گولیاں بناکر رکھیں۔ ایک گولی سے دو گولی تک روزانہ صبح کے وقت کھائیں +

یہ گولیاں کھانسی اور ضیق النفس کے لئے نافع ہے +

سفوف۔ گل مدار ناشگفتہ آدھ سیر۔ اجوائن ایک پاؤ۔ دونوں کو کوٹ کر سایہ میں خشک کریں۔ اس کے بعد باریک کوٹ چھانکر رکھیں ۴ رتی سے ایک ماشہ تک نہار منہ کھائیں۔ یہ سفوف کھانسی۔ دمہ۔ باؤ گولہ۔ درد شکم کے لیے مفید ہے +

ضماد۔ پوست بیخ تازہ اور ریچی دونوں ہموزن لیکر بچہ کے پیشاب میں پیسکر طلا کرنے سے درد پہلو کو آرام ہوتا ہے۔ طلا کرنے کے بعد دھوپ میں بیٹھیں اور اوپلے کی آگ سے سینکیں +

دیگر۔ ہلدی کی گرہ بقدر ضرورت لیکر پندرہ روز تک شیر مدار میں تر رکھیں اس کے بعد نکالکر خشک کرلیں۔ روزانہ پانی میں گھسکر بواسیری مسوں پر لگائیں۔ کچھ عرصہ تک متواتر لگانے سے مسے خشک ہوکر جھڑ جاتے ہیں۔ اور تکلیف بہت کم ہوتی ہے +

حبوب۔ برگ مدار سبز ایک پاؤ۔ ہلدی دو تولہ لیکر اول پتوں کو خوب باریک پیسیں۔ اس کے بعد ہلدی کوٹ چھان کر ملائیں۔ اور خوب کھرل کریں۔ جب گولی باندھنے کے قابل ہو جائے دانہ ماش کے برابر گولیاں بنائیں۔ چار گولی آب تازہ کے ہمراہ کھائیں۔ ایک گولی روزانہ بڑھاتے رہیں۔ یہاں تک کہ سات گولی تک پہونچ جائیں۔ اس کے بعد روزانہ سات گولی کھائیں۔ یہ گولیاں استسقائے لحمی کے لئے مفید و مجرب ہیں +

سفوف۔ برگ مدار زرد شدہ ۳۰ عدد۔ برگ بانسہ زرد شدہ ۳ عدد اجوائن ۳ تولہ

نمک سیاہ ۲ تولہ۔ برگ مدار اور برگ بانسہ کو خوب اچھی طرح صاف کریں اور اجوائن اور نمک سیاہ کو باریک پیس لیں۔ ازاں بعد ایک عدد برگ مدار اور ایک عدد برگ بانسہ کے درمیان ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ اجوائن اور نمک کا سفوف کرکے تہ بر تہ ایک کوری ہانڈی میں رکھیں۔ اس کے بعد ہانڈی کا منہ بند کرکے پانچ سیر اوپلوں کی آگ میں رکھیں سرد ہونے پر نکالیں۔ اور باریک پیکر رکھیں۔ ایک رتی سے دو رتی تک پان میں رکھکر کھائیں بغیر پان بھی کھا سکتے ہیں +

یہ بلغمی کھانسی اور دمہ کے لئے نہایت مفید دوا ہے +

جبوب۔ غنچۂ مدار چھ تولہ۔ مرچ سیاہ تین تولہ۔ نمک طعام تین تولہ۔ قرنفل کلاں دار جوہر نوشادر ہر ایک نو ماشہ۔ چونہ آب نارسیدہ تین ماشہ۔ افیون خالص ڈیڑھ ماشہ۔ جملہ ادویہ کو ایک روز شیرۂ ادرک میں ایک روز عرق لیموں میں کھرل کرکے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی سے دو گولی تک عرق گلاب کے ہمراہ کھلائیں +

یہ گولیاں ہیضہ۔ درد معدہ۔ فساد معدہ اور بدہضمی کے لئے نہایت نافع ہیں ہاضم اور مشتہی ہیں +

دیگر۔ غنچۂ مدار۔ مرچ سیاہ۔ نمک سیاہ۔ سونٹھ چاروں اشیاء ہموزن لیکر آب ادرک کے ہمراہ چنے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی سے دو گولی تک ان گولیوں کے فوائد بھی وہی ہیں۔ جو کہ اوپر مذکور ہوئے +

دوا مار گزیدہ۔ سنکھیا۔ افیون۔ توتیائے سبز۔ ایلوا۔ پھٹکری۔ کچلہ (بر ریزہ ریزہ کردہ) نوشادر۔ حقے کی میل آٹھوں ادویہ ہموزن لیکر باریک کرکے تین مرتبہ شیر مدار میں تر و خشک کریں اس کے بعد باریک کرکے شیشی میں رکھیں +

یہ دوا مار گزیدہ کے لئے بے نظیر ہے۔ مقام گزیدہ پر چند شرط لگا کر بقدر ایک رتی دوا ملدیں (لیکن اس سے پیشتر مقام گزیدہ کے اوپر بند لگا دیں تاکہ زہر اوپر سرایت نہ کر سکے) اس کے بعد سینگی لگا کر زہر نکال لیں۔ اگر بدن میں زہر اثر کر چکا ہو تو دوائے مذکور بقدر ایک رتی پانی میں حل کرکے پلائیں قے ہو کر زہر خارج ہو جائیگا۔ اگر بیمار بے ہوش ہو تو دوا اس کے حلق میں ٹپکائیں اور تھوڑا سا ناک میں پھونک دیں ہوش میں آجائے گا +

سفوف۔ غنچہ مدار دو تولہ۔ اجوائن ایک تولہ۔ قند سیاہ پانچ تولہ تینوں کو کوٹ کر باریک کریں۔ اور برگ مدار سات عدد نیچے اوپر رکھکر گل حکمت کریں۔ خشک ہونے کے بعد دو پہر تک گرم تنور میں رکھیں اس کے بعد نکالکر باریک پیسکر رکھیں +

یہ سفوف بقدر ایک ماشہ مکھن یا کسی دیگر مناسب بدرقہ کے ہمراہ کھائیں۔ دمہ۔ کھانسی اور ریاح معدہ کے دور کرنے کے لئے بہتر ہے +

عرق مدار۔ گل مدار۔ اجوائن ہر ایک پانچ سیر بیخ سہانجنہ ڈھائی سیر۔ تینوں کو کوٹکر ایک مٹکے میں ڈالیں اور اوپر سے اسقدر پانی ڈالیں۔ کہ ایک انگشت اوپر آجائے چند روز کے بعد نرم آنچ پر بدستور اس کا عرق ٹپکائیں +

یہ عرق استسقاء۔ سوء القنیہ۔ ضیق النفس۔ کھانسی۔ وجع المفاصل اور ریاحی درد کے لئے نافع ہے۔ خوراک دو تولہ سے چار تولہ تک +

دوا۔ ایک گھڑے میں دو سیر برگ مدار تہ بتہ بچھاکر ان پر ایک چھٹانک سونٹھ رکھدیں۔ پھر اس کے اوپر دو سیر برگ مدار تہ بتہ رکھیں اوپر سے ایک سیر پانی ڈالیں اور گھڑے کا منہ بند کرکے سرپوش کے اوپر کوئی وزنی چیز رکھدیں۔ نیچے آگ جلائیں۔ جب پانی خشک ہو جائے اور آواز نہ دے۔ تو آگ بند کر دیں۔ صبح کے وقت بخارات سے اپنے آپ کو بچاکر گھڑے کا منہ کھولیں۔ اور سونٹھ نکالکر آدہ سیر روغن گاؤ میں بریاں کریں۔ پھر نکالکر شہد میں رکھیں۔ گھی کو بھی محفوظ رکھیں +

یہ مدبر سونٹھ وجع المفاصل اور نقرس بلغمی کے لئے نافع ہے۔ سونٹھ مذکور بقدر تین ماشہ شہد کے ہمراہ کھائیں۔ اور روغن زرد مذکور میں روٹی چور کر کھائیں پانی کم استعمال کریں۔ اور جوڑوں پر بھی اسی گھی کی مالش کریں +

دوا دیگر۔ مغز نارجیل مسلم میں سوراخ کرکے اس میں اجواین اور نمک سیاہ ہر ایک دو تولہ باریک پیسکر ڈالدیں۔ اور باقی ماندہ حصے کو شیر مدار سے پُر کرکے بند کر دیں اور گل حکمت کرکے خشک ہونے پر تنور میں رکھیں۔ یا تقریباً پانچ سیر اوپلوں کی آگ میں جلائیں۔ سرد ہونے پر نکالکر نارجیل کو معہ ادویہ کے پیسکر رکھیں +

یہ دوا ضیق النفس اور کھانسی کے لیے نہایت مفید ہے۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک کھلاکر اوپر سے روغن گاؤ بقدر دو تولہ پلائیں قے ہوکر ضیق النفس کو آرام ہو جائیگا

حبوب. پوست بیخ مدار۔ مرچ سیاہ دونوں ہموزن لیکر خوب باریک کھرل کریں اور چنے برابر گولیاں بنا کر رکھیں +

یہ گولیاں ہیضہ کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ایک یا دو گولی عرق بادیان گلاب اور سکنجبین کے ہمراہ کھلائیں +

روغن۔ آب برگ مدار۔ آب برگ سیہنڈ۔ آب برگ ارنڈ۔ آب برگ دھتورہ ہر ایک دس تولہ لیکر روغن کنجد آدھ سیر میں ملا کر نرم آنچ پر پکائیں یہانتک کہ پانی جلکر صرف تیل رہ جائے۔ اس تیل کو صاف کر کے شیشی میں رکھیں +

یہ تیل وجع المفاصل۔ فالج وغیرہ میں مالش کرنے سے نہایت فائدہ دیتا ہے

طریق نمک مدار۔ درخت مدار کو معہ شاخ و برگ وگل خشک کر کے جلائیں۔ اور خاکستر کو پانی میں تین چار روز تک تر رکھیں۔ روزانہ پانی کو ہلا دیا کریں۔ اس کے بعد آب زلال لیکر کڑاہی میں پکائیں۔ یہانتک کہ پانی جلکر نمک منعقد ہو جائے +

یہ نمک آنکھوں میں لگانے سے جالا۔ پھولا۔ دھند اور خارش چشم کے لئے نافع ہے۔ لیکن نہایت کم مقدار میں استعمال کریں۔ کسی مناسب بدرقہ کے ہمراہ بقدر ایک رتی ہاضم طعام اور دافع ریاح ہے۔ یہ نمک بقدر دو رتی پارہ ایک رتی کف دست پر لعاب دہن سے حل کر کے عقرب گزیدہ مقام پر لگائیں۔ فوراً درد کو تسکین دیتا ہے +

اجزاء مدار سے اکثر کشتے تیار کیے جاتے ہیں۔ جن کی تراکیب بخوف طوالت اس جگہ درج نہیں کی گئیں +

مدار دوائی استعمال ہونے کے علاوہ دیگر مصرف میں بھی آتا ہے۔ چنانچہ اس کے دودھ سے ایک قسم کی ربڑ تیار کی جاتی ہے اس کے علاوہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی روئی سے رجواس کے ڈوڈوں سے نکلتی ہے کپڑا تیار کرنے کی کوشش بھی کی گئی لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ البتہ اس سے ایک قسم کا دھاگہ تیار کیا جاتا ہے۔ جسکو نقلی ریشم بھی کہتے ہیں مستورات بچوں کی ٹوپیوں اور دیگر کپڑوں پر اس سے پھول نکالتی ہیں۔ یہ دھاگے پانی کو برداشت کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں +

علمی شکوک

(۱)

ماہ جون ۲۲ء کے المسیح میں فواق اور انتشار قضیب کے نظریہ پر تبصرہ کیا گیا تھا۔ اس سے حکیم سید احمد صاحب سہوانی نے اختلاف ظاہر کیا ہے جسے بعینہٖ درج کرکے اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔ وہ اپنے مراسلہ میں فرماتے ہیں :-

جناب صاحب مدیر المسیح دہلی۔ زاد مجدکم۔ تسلیم۔ میں نے طبی رسالہ المسیح بابت ماہ جون ۲۲ء معائنہ کیا۔ چونکہ آپ نے تمہید میں لکھا ہے کہ ہر شخص اپنے خیالات کے اظہار میں آزاد ہے۔ لہٰذا عرض کرتا ہوں کہ اتباعاً للمتاخرین متقدمین کی تحقیق پر دو مسائل میں جو اعتراض وارد کیے گئے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتے :-

اول بحث فواق۔ فواق کا تعلق حجاب حاجز سے (کیونکہ جو اس کے کہ غذا کی نالی حجاب حاجز کو چھید کر آئی ہے۔ اور حجاب بڑے لقمہ سے ماؤف ہو کر فواق کی حرکت کرتا ہے) غلط ہے :- اس لئے کہ فواق کا انحصار صرف لقمہ غذا پر صحیح نہیں ہے۔ اکثر اوقات مادہ۔ رطوبت اور لیسدار بلغم فم معدہ یا انتہای قصبۃ المری پر مجتمع ہو کر عرصہ تک باعث فواق ہوتا ہے۔ اور اس کا تعلق حجاب حاجز سے قطعاً نہیں ہے۔ اور پھر مادہ کی کمی و بیشی سے فواق کی کمی و بیشی کے تعلقات حجاب حاجز سے نہیں ہو سکتے۔ البتہ حجاب حاجز بسبب عدم جگہ۔ یا بوجہ اتصال قصبۃ المری اور فم معدہ کے جو کسی مادہ سے ماؤف ہو جائے سانس میں مزاحمت کر سکتا ہے :-

دوسرے۔ اگر فواق کا تعلق حجاب حاجز سے تسلیم کیا جاوے۔ تو کسی وقت سکون فواق کا نہو۔ اور تنفس میں ہر وقت مزاحمت ہو۔ تاوقتیکہ ازالہ کلی فواق کا نہو۔ حالانکہ یہ امر مشاہدہ کے خلاف ہے :-

تیسرے۔ فواق کے جھٹکہ سے موضع فم معدہ پر درد محسوس ہوتا ہے :-

چوتھے۔ ضمادات جاذبہ جیسے رائی وغیرہ جو فم معدہ پر مستعمل ہوتے ہیں۔ اُن سے فواق کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فواق میں

ایذا فم معدہ کو ہوتی ہے +

پانچویں۔ فواق بیبی میں مرطبات کے استعمال سے تسکین ہوتی ہے۔ یہ امر بھی فم معدہ پر دلالت کرتا ہے ۔

حجاب حاجز میں فواق کا حاصل کرنا۔ اور بڑے لقمہ کو اُس کا سبب قرار دینا اسی قبیل سے ہے جیسا کہ بعض اوقات غفلت طبیعت سے قصبۃ الریہ میں پانی کے قطرہ یا کسی اور چیز کے چلے جانے سے کھانسی آتی ہے۔ اور بعد زوال سبب جاتی رہتی ہے +

چھٹے۔ استعمال معطسات سے فواق کا قلع قمع ہونا تعلق معدہ پر دال ہے اس لئے کہ حجاب حاجز کو نہ دماغ سے مشارکت ہے۔ اور نہ دماغ سے محاذات ہے۔ اور نہ عطاس (چھینک) کا اثر حجاب پر ایسا پڑ سکتا ہے جیسا کہ معدہ پر +

جواب

قبل اس کے کہ میں ان علمی شکوک کا جواب دوں۔ میں ناظرین کرام سے عرض کرونگا کہ ایک مرتبہ پھر تکلیف گوارا کر کے ماہ جون ۲۲ء کے المسیح کو اُٹھائیں اور صفحہ ۴۸۳ پر "کیفیت فواق" کو ایک مرتبہ پھر پڑھ جائیں۔ تاکہ میرے تمام الفاظ دوبارہ ذہن میں محفوظ ہو جائیں۔ میں نے اس میں لکھا ہے کہ "متقدمین کے نزدیک **فواق** یعنی ہچکی فم معدہ کی یا معدہ کے بالائی حصے کی انقباضی حرکت سے پیدا ہوتی ہے"۔ اور متاخرین کے نزدیک فواق حجاب حاجز کی فوری انقباضی حرکت سے پیدا ہوتا ہے۔" اسکے بعد میں نے یہ لکھا ہے کہ کھانے پینے کے وقت جو اکثر ہچکی آیا کرتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے حجاب حاجز بھی دردناک ہوتا ہے۔" اس کے بعد میں نے لکھا ہے کہ "اسی طرح معدہ کے بعض دیگر آفات سے بھی یہ (حجاب حاجز) متاثر ہوا کرتا ہے اور اس مشارکت میں قربت کے علاوہ اعصاب شرکیہ وغیرہ بھی معاون ہوتے ہیں" +

میرے ان الفاظ کو غور سے آپ دیکھیں۔ میں نے فواق کا دارومدار حجاب حاجز کی انقباضی حرکت کو قرار دیا ہے۔ اور یہ کہ اس کی اس حرکت کا باعث معدہ فم معدہ وغیرہ کے دیگر آفات ہوا کرتے ہیں۔ غرض میں نے اذیت معدہ سے انکار نہیں کیا ہے۔

میں نے یہ ہرگز نہیں کہا ہے کہ "معدہ کی اذیت کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے" اور
نہ میں نے یہ کہا ہے کہ ہچکی کے جھٹکے سے معدہ اور فم معدہ کو تکلیف نہیں پہونچتی
ہے۔

فاضل سہوانی فرماتے ہیں کہ فواق کا تعلق حجاب حاجز سے (بوجہ اس کے
کہ غذا کی نالی حجاب حاجز کو چھید کر آتی ہے اور حجاب بڑے لقمہ سے ماؤف ہوکر فواق
کی حرکت کرتا ہے) غلط ہے۔ اس لیے کہ فواق کا انحصار صرف لقمہ غذا پر صحیح نہیں ہے
اکثر اوقات مادہ۔ رطوبت اور لیسدار بلغم فم معدہ یا انتہائی قصبۃ المری پر مجتمع ہوکر
عرصہ تک باعث فواق ہوتا ہے۔ اور اسکا تعلق حجاب حاجز سے قطعاً نہیں ہے"

المسیح:- میں نے کب کہا ہے کہ فواق کا انحصار صرف لقمہ غذا پر ہے۔
میرے ان الفاظ کو المسیح میں پھر پڑھیں کہ کھانے پینے کے وقت جس طرح ہچکی آتی
ہے۔ اسی طرح معدہ کے بعض دیگر آفات سے بھی یہ متاثر ہوا کرتا ہے۔ اور اس
مشارکت میں قرب کے علاوہ اعصاب شرکیہ وغیرہ بھی معاون ہوتے ہیں"

"قصبۃ المری" اگر کسی مشرح کی اصطلاح ہو تو اس سے مطلع فرماکر مجھے
ممنون کریں۔ میں نے اب تک "قصبۃ الریہ" تو سنا ہے مگر "قصبۃ المری"
کا لفظ سننے میں نہیں آیا۔

خیر اگر قصبۃ المری سے مراد مری ہے۔ تو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ فم معدہ
اور مری کی تشریح کیا ہے؟ اگر مری اور فم معدہ کو حجاب حاجز سے تعلق نہیں ہے
تو مری آخر سینہ سے گذرتی ہوئی جوف شکم تک کیسے پہونچی۔ حجاب حاجز تو سینہ اور
شکم کے درمیان حد فاصل ہے۔ مہربانی فرماکر آپ اپنے الفاظ پر نظر ثانی کریں۔ اور
سب سے پہلے تشریحی معلومات حاصل کریں۔ انتہائی مری حجاب حاجز سے متصل ہے
اور حجاب حاجز کو چھید کر اسی کا نام "فم معدہ" ہو گیا ہے۔ یہ کوئی قیاسی امر نہیں ہے۔
اسے آپ کو بہر صورت تسلیم کرنا پڑے گا۔

علاوہ ازیں اگر فم معدہ اور مری کو بالفرض حجاب حاجز سے براہ راست کوئی تعلق
نہ ہو۔ تو کیا اعصاب کے توسط سے بھی ایک کا اثر دوسرے پر نہیں پڑ سکتا۔ اگر آپ کو
اس عصبی تعلق سے انکار ہو تو چند ایسے مشاہدات پیش کرتا ہوں۔ جس سے بہت سے واقفان

تشریح اچنبھے میں پڑ جائیں گے ٭

اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ چھینک کی حالت میں تنفس کے عضلات جن میں حجاب حاجز سب سے اہم اور قابل ذکر ہے۔ اتنے زور سے فوراً سکڑتے ہیں کہ پھیپھڑے کی ہوا بھیچ کر ناک کی راہ زور سے بھاگتی ہے۔ اور بلغم وغیرہ کو زور سے خارج کر دیتی ہے

اس تمہید کے بعد میں ایک صحیح تجربہ پیش کرتا ہوں :۔

بعض لوگ چھینک لانا چاہتے ہیں۔ تو تیز دھوپ کی طرف یا آفتاب کی طرف دیکھتے ہیں جس سے انھیں فوراً چھینک آجاتی ہے۔ اس تجربہ کو غالباً غلط نہ کہہ سکیں گے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی نہ کہہ سکیں گے کہ آنکھ کے طبقہ شبکیہ (جس پر روشنی کا عکس پڑتا ہے) کا تعلق براہِ راست حجاب حاجز پھیپھڑے یا تنفس کے عضلات سے ہے" اور اگر نہیں ہے تو روشنی پر نگاہ ڈالنے سے چھینک کیونکر آئی۔ اسکا جواب یہی دینا پڑے گا کہ اعصاب کے توسط سے روشنی کا اثر دماغ پر پڑا۔ اور دماغ نے اعصاب کی پیام رسانی کی مدد سے تنفس کے عضلات کو منقبض ہونے کا حکم دیا ٭

بس یہی حال زیر بحث مسئلہ کا بھی ہے۔ یعنی مری۔ فم معدہ۔ معدہ۔ جگر وغیرہ کا اگر براہ راست حجاب حاجز سے تعلق نہیں ہو۔ تو بھی عصبی تعلق سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا ٭

میں اس موقعہ پر علم تشریح و علم افعال الاعضاء کے ایک اہم مسئلہ کو صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ جہاں اذیت ہو۔ بس حرکت بھی وہیں ہو" اسکے علاوہ دور کے اعضاء میں حرکت ہو سکتی ہے ٭

ہم ناک میں بتی دیتے ہیں۔ اور پھیپھڑے میں تحریک ہوتی ہے۔ حجاب حاجز سکڑنے لگتا ہے۔ اور سینہ کے عضلات اس زور سے حرکت کرتے ہیں کہ چھینک کی شدید آواز پیدا ہوتی ہے ٭

ہم سوتے ہوئے آدمی کی ناک میں تنکہ داخل کرتے ہیں۔ اور فوراً ہاتھ کے عضلات حرکت کرکے ہاتھ کو وہاں پہونچا دیتے ہیں۔ اور انگلیاں کام کرنے لگتی ہیں٭

سنسان اور خوفناک جنگل میں کسی جانور کی مہیب آواز کان میں آتی ہے۔ اور ہمارے سارے بدن کے عضلات حرکت ارتعاشیہ کرنے لگتے ہیں۔ اور تمام جسم میں

کپکپی طاری ہو جاتی ہے +

اسی طرح جو لوگ فواق کی حرکت کو حجاب حاجز سے متعلق سمجھتے ہیں۔ وہ بھی اس سے انکار نہیں کرتے کہ وہ سبب موذی گاہے فم معدہ میں ہوتا ہے۔ گاہے جگر اور طحال میں"

اصل یہ ہے کہ حجاب حاجز جس طرح کھانسی کے وقت سکڑ کر ہوا کی نالیوں کی اذیتوں اور ان کے مواد کو دور کرنا چاہتا ہے۔ اور جس طرح چھینک کے وقت سکڑ کر ناک کے خراش و بلغم کو دفع کرنا چاہتا ہے۔ اور قدرت نے اسے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ خواہ یہ کسی وقت غلطی میں پڑ جائے۔ اور جس اذیت کو یہ دور کرنا چاہتا ہے اُسے دور نہ کر سکے۔ اسی طرح یہ قدرتی آلہ ہچکی کے وقت سکڑ کر مری اور فم معدہ کی اذیت کو دور کرنا چاہتا ہے۔ خواہ اس پر قادر ہو۔ یا کسی وقت نہ قادر ہو سکے یعنی جس طرح ورم جگر کی حالت میں کھانسی آتی ہے۔ اور اس کھانسی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح معدہ و جگر کی بعض ناقابل اندفاع آفتوں میں ہچکی آسکتی ہے جس سے ان کی اذیتیں دراصل دور نہ ہوں +

اسی عدم شعور کے باعث ان افعال کو افعال طبیعیہ کہا جاتا ہے اور طبیعت کو "غیر شاعرہ" بتایا جاتا ہے۔ اگر طبیعت کو شعور ہو تو ورم جگر کی حالت میں پھیپھڑے اور حجاب حاجز کو یہ ہرگز فضول نہ تھکائے۔ اور بیکار فعل لایعنی پر آمادہ نہ ہو +

اس تفصیل کے بعد فاضل موصوف کی یہ تردید کمزور ہو جاتی ہے کہ

"اکثر اوقات مادہ۔ رطوبت اور لیسدار بلغم فم معدہ یا انتہائی قصبۃ المری پر مجتمع ہو کر عرصہ تک باعث فواق ہوتا ہے۔ اور اُسکا تعلق حجاب حاجز سے قطعاً نہیں ہے۔ اور پھر مادہ کی کمی و بیشی سے فواق کی کمی و بیشی کے تعلقات حجاب حاجز سے نہیں ہو سکتے" +

کیونکہ مذکورہ بالا بیان کے بعد یہ واضح ہے کہ حجاب حاجز کی تحریک کا باعث مری اور فم معدہ کی اذیت بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ ان اعضا کی اذیتیں اسباب باعثہ ہونگی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب حرکت حجاب حاجز اذیت مری و فم معدہ کا مسبب ہوا۔ اور یہ سبب۔ تو سبب کی کمی و بیشی سے مسبب میں کمی و بیشی آنا ایک مدلل امر ہے۔ جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا +

فاضل سھسوانی:- البتہ حجاب حاجز بسبب ورم جگر۔ یا بوجہ اتصال قصبۃ المری اور فم معدہ (جو کسی مادہ سے ماؤف ہو جائے) سانس میں مزاحمت کر سکتا ہے"۔

المسیح۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ مثلاً ورم جگر۔ اذیت مری۔ اذیت فم معدہ سے سوائے مزاحمتِ تنفس کے اور کوئی تکلیف یا عرض نہیں ہو سکتا۔ ان اعضا کے آفات سے چھینک نہیں آسکتی؟ میں دریافت کرتا ہوں کہ آخر اس انحصار کی وجہ کیا ہے؟ اور کیوں نہ ان آفات سے فواق کی حرکت ہو سکتی ہے؟ اگر آپ کا یہ خیال صحیح ہے کہ ان آفات سے محض سانس میں مزاحمت ہی ہو سکتی ہے؟ اور کچھ نہیں؟ تو پھر ورم جگر سے حجاب حاجز میں کھانسی کی تحریک کیوں پیدا ہوتی ہے؟

فاضل سھسوانی:- اگر فواق کا تعلق حجاب حاجز سے تسلیم کیا جائے۔ تو کسی وقت فواق میں سکون نہ ہو۔ اور تنفس میں ہر وقت مزاحمت ہو۔ تاوقتیکہ ازالہ کلی فواق کا نہ ہو۔ حالانکہ یہ امر مشاہدہ کے خلاف ہے۔

المسیح:- اس اعتراض کی بنا یہ ہے کہ فاضل موصوف کے ذہن میں حجاب حاجز کا صحیح نقشہ نہیں ہے۔ اور نہ تشریحی حیثیت سے اس طرف توجہ کرنے کی تکلیف گوارہ فرمائی ہے۔ ورنہ وہ ہرگز یہ نہ کہتے۔

"اگر فواق کا تعلق حجاب حاجز سے تسلیم کر لیا جائے۔ تو کسی وقت فواق میں سکون نہ ہو" اگر یہ تلازم کسی دلیل کے بغیر صحیح ہے۔ تو میں اسی طرح اور بھی واجب التسلیم قضایا پیش کر سکوں گا۔ یعنی میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ:- اگر کھانسی کا تعلق شش اور حجاب حاجز سے ہو تو کسی وقت چھینک میں سکون نہ ہو" اور اسی طرح بقول فاضل موصوف "اگر ہچکی کا تعلق فم معدہ سے ہو تو کسی وقت ہچکی میں سکون نہ ہو"

حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ یہ باتیں مشاہدہ کے کہاں تک موافق ہیں۔ اصل یہ ہے کہ فواق کا تعلق خواہ حجاب حاجز سے ہو۔ یا فم معدہ سے۔ یہ کسی طرح نہیں کہا جا سکتا کہ "اُس میں کسی وقت سکون نہ ہو گا"۔ کیونکہ سکون یا عدم سکون اسباب کے تابع ہوا کرتا ہے جس وقت سبب میں کمی آئے گی۔ اُس وقت ہچکی میں کمی آجائے گی۔ خواہ اسکا تعلق فم معدہ سے ہو۔ یا حجاب حاجز سے۔ یا دونوں سے۔ جیسا کہ ہمارا خیال ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ فم معدہ کو ہچکی میں کوئی لگاؤ ہی نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا یہ کہنا ہے کہ فم معدہ وغیرہ کی اذیت سے

حجاب حاجز میں ایک خاص حرکت ہوتی ہے۔ جسکا نام ہچکی ہے۔ اور بس +

فاضل سہسوانی :- فواق کے جھٹکہ سے موضع فم معدہ پر درد محسوس ہوتا ہے +

المسیح :- کوئی حرج نہیں۔ بیشک وہاں درد محسوس ہو سکتا ہے۔ حجاب حاجز کا جھٹکہ فم معدہ اور معدہ پر اچھی طرح پڑنا چاہئے۔ دونوں باہم متصل ہیں +

فاضل :- ضمادات جاذبہ جیسے رائی وغیرہ جو فم معدہ پر مستعمل ہوتی ہیں۔ ان سے فواق کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے فواق میں ایذا فم معدہ کو ہوتی ہے +

المسیح :- (۱) بہت خوب۔ مجھے کب انکار ہے کہ فواق میں فم معدہ کو ایذا ہو ہی نہیں سکتی۔ میں کہتا ہوں کہ ضرور ہو سکتی ہے۔ اور یہ بھی کہ یہی اذیت تحریک حجاب کی بھی باعث ہوتی ہے +

(۲) فاضل موصوف نے یہ بھی نہ غور کیا کہ حجاب حاجز کہاں ہوتا ہے۔ اور فم معدہ کہاں۔ اور یہ کہ رائی کا ضماد فم معدہ پر اثر کرتا ہے۔ اور حجاب حاجز کو چھوڑ دیتا ہے +

میں تشریحی نقطۂ خیال سے بتانا چاہتا ہوں کہ جہاں آپ رائی کا ضماد لگاتے ہیں۔ اور جسکو آپ فم معدہ کا مقام کہتے ہیں۔ وہاں سے حجاب حاجز جتنا قرب و اتصال رکھتا ہے۔ اس سے زیادہ فم معدہ نہیں رکھتا۔ آپ کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ فم معدہ حجاب حاجز کے چوڑے پردہ میں وسط سے پیچھے کی طرف ہوتا ہے۔ اور حجاب مذکور کے اگلے کنارے پسلیوں کے سروں سے چسپاں ہوتے ہیں۔ آپ جس مقام کو فم معدہ کا مقام یا کوڑی کا مقام کہتے ہیں۔ اور جہاں آپ کو پسلیوں کے سرے معلوم ہوتے ہیں۔ اسی مقام پر حجاب حاجز بھی ہوتا ہے +

فاضل :- فواق مبنی بر خشکی سے ہچکی ہو تو اس میں مرطبات کے استعمال سے تسکین ہوتی ہے۔ یہ امر بھی فم معدہ پر دلالت کرتا ہے +

المسیح :- اسکا جواب میرے گذشتہ بیان سے کافی طور پر مل رہا ہے۔ یعنی میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ فواق کے اسباب میں فم معدہ وغیرہ کی اذیت بطور سبب سابق کے شریک نہیں ہو سکتی۔ اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ فواق کے سبب اصلی کا ازالہ نہ کیا جائے۔ اور محض حجاب حاجز کا علاج کیا جائے۔ جس طرح کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ

ورم جگر کی صورت میں جگر کا علاج نہ کیا جائے۔ اور حجاب حاجز، پھیپھڑے اور کھانسی کا علاج کیا جائے۔

فاضل:۔ حجاب حاجز میں فواق کا حاصل ہونا۔ اور بڑے لقمہ کو اُسکا سبب قرار دینا اسی قبیل سے ہے جیسا کہ بعض اوقات غفلتِ طبیعت سے قصبۃ الریہ میں پانی کے قطرے یا کسی اور چیز کے چلے جانے سے کھانسی آتی ہے اور بعد زوال سبب جاتی رہتی ہے۔

المسیح:۔ یہ پھر میں کہوں گا کہ میں نے یہ ہرگز نہیں کہا ہے کہ ہچکی محض بڑے لقمہ ہی سے آتی ہے۔ اور اس کے علاوہ اور کسی قسم کی اذیت اس تحریک کی باعث نہیں ہوتی"

باقی جو کچھ آپ نے فرمایا۔ اس سے ہمیں انکار نہیں ہے۔ ہمارا بھی یہی منشا ہے کہ اگرچہ اذیت تم معدہ یا کسی اور مقام میں ہوتی ہے۔ مگر فواق کی تحریک حجاب حاجز میں ہوتی ہے۔ خواہ اس کا سبب طبیعت کی غفلت ہو یا اس کی حماقت۔ طبیعت کو آخر "غیر شاعرہ" (بے شعور) بھی کسی وجہ ہی سے کہا جاتا ہے۔

اگر آپ کو اس قدر تسلیم ہے۔ تو پھر آخر المسیح سے اختلاف ہی کیا ہے۔ نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ایک قول میں آپ فواق کا تعلق حجاب حاجز سے تسلیم کرتے ہیں اور اسکا سبب غفلتِ طبیعت قرار دیتے ہیں۔ اور دوسرے اقوال میں اس سے صریح انکار کر کے بہت سی قباحتیں پیش کرتے ہیں۔

فاضل سہسوانی:۔ استعمال معطسات سے فواق کا قلع قمع ہونا تعلق معدہ پر دال ہے۔ اسلئے کہ حجاب حاجز کو نہ دماغ سے مشارکت ہے۔ اور نہ دماغ سے محاذات ہے۔ اور نہ عطاس (چھینک) کا اثر حجاب حاجز پر ایسا پڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ معدہ پر۔

المسیح:۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ فاضل موصوف نے کیفیت حدوث عطاس کا بھی مطالعہ نہیں کیا ہے۔ یہ کس قدر مضحکہ خیز امر ہے کہ چھینک سے حجاب حاجز کو تعلق نہ ہو۔ اور معدہ کو گہرا تعلق ہو۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ تنفس کی حرکت میں اور پھیپھڑے کی تحریک میں حجاب حاجز کو کوئی دخل نہیں ہے۔ اور یہ کہ حدوث تحریک تنفس معدہ سے متعلق ہے۔ یا یہ کہ چھینک کو پھیپھڑے اور حجاب حاجز سے کوئی تعلق ہی نہیں ہو۔

میں مان گیا کہ آپ کی آخری دلیل سب سے زیادہ قوی اور تمام اولہ کا نچوڑ ہے اس کے بعد یہ فرمانا کہ "حجاب حاجز کو نہ دماغ سے مشارکت ہے۔ اور نہ دماغ سے محاذات" نہایت وسعتِ مطالعہ پر دال ہے۔ اور تشریحی نقطۂ خیال سے تو بس کمال ہی ہے +

مولانا۔ ذرا تکلیف گوارا فرما کر شرح اسباب میں بحث برسام ملاحظہ فرمایئے۔ جس میں حجاب حاجز کا تعلق دماغ سے بتایا گیا ہے +

یہ پردہ (جگر اور معدہ کے درمیان کا پردہ) اُس پردہ سے بھی متصل ہے جو قلب و معدہ کے درمیان واقع ہے۔ جسکا نام حجاب حاجز ہے یہ پردہ (حجاب حاجز) اوپر چڑھکر دماغ کے اوس پردہ سے مل جاتا ہے جسکا نام مانیخس ہے۔ جو کھوپری کے اندرونی جانب واقع ہے۔"

ترجمہ شرح اسباب۔ بحث برسام +

اب یہ سنئے کہ معدہ حجاب حاجز سے نیچے جوف شکم میں رکھا ہوا ہے۔ اس لئے اگر معدہ کو دماغ سے محاذات حاصل ہے۔ تو اس سے زیادہ حجاب حاجز کو محاذات حاصل ہونا چاہیئے +

آخر میں میں فاضل موصوف کی اُس مراسلت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے یہ الفاظ قابل قدر ہیں +

آپ نے جو موتی ڈاکٹری سے لئے تھے۔ وہ سنگریزے ثابت ہوئے۔ کیونکہ آپنے خاموشی اختیار کرلی۔ اور الخاموشی نیم رضا"

مراسلہ کا دوسرا حصہ آئندہ شائع ہوگا۔ جس میں کیفیت انتشار پر فاضل موصوف نے تبصرہ کیا ہے +

---

(۳)

جناب حکیم سید غوث محی الدین صاحب میلاپور سے اپنے مراسلہ میں چند علمی شکوک ظاہر کرتے ہیں۔ جنھیں مع جوابات آپ حضرات کی خدمت میں بغرض تنقید و اظہار خیال پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ ان میں سے بعض امور نہایت اہم اور قابل

توجہ ہیں۔ فرماتے ہیں:-

مکرم بندہ! السلام علیکم۔ مندرجہ ذیل شکوک کی تحقیق چاہتا ہوں۔ براہِ مہربانی جواب سے ممنون فرمائیں۔ کیونکہ میری نگاہ میں اس کام کے لیے آپ سے زیادہ موزوں کوئی دوسرا نظر نہیں آتا ہے۔ اس لئے میں بار بار تکلیف دیتا ہوں +

(۱) **مسئلہ انضاج** یونانی طب میں علاج کا بڑا طریقہ "انضاج مادہ" ہے حالانکہ یہ بات انگریزی اور ہندی طب میں غیر مہتم بالشان بلکہ مضحکہ خیز سمجھی جاتی ہے۔ پس اصولِ انضاج کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ اگر آپ اس کی تائید میں ہیں۔ تو یہ بھی غور فرمایئے کہ فی زمانہ انضاج کے لئے مطبوخات کا رواج تدریجاً کم ہوتا جاتا ہے۔ اور تیار شدہ مرکب ادویہ کا استعمال یونانی اطباء میں بکثرت مروج ہو رہا ہے۔ اکثر مریض تیار شدہ ادویہ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جوشاندہ جو انضاج کے لئے برتا جا سکتا ہے۔ اس سے نفرت کرتے ہیں پس اس صورت میں بلغمی صفراوی اور سوداوی امراض کے تمام تنقیہ کے لئے کونسی معجون۔ اطریفل استعمال کر سکتے ہیں۔ اور جوشاندہ منضج کی بجائے کونسی دوا ہم برت سکتے ہیں؟

تنقیۂ عام میں فضلاتِ بدن اور فرج اعضا بھی شامل ہیں۔ یا نہیں؟

جواب:- اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری طب میں مسئلہ "انضاج مادہ" کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور اکثر حالات میں انضاج کے بغیر استفراغ کو حرام کہا گیا ہے + اور یہ بھی صحیح ہے کہ طب جدید میں انضاج کو کوئی مہتم بالشان امر نہیں خیال کیا گیا ہے روید کے متعلق مجھے صحیح علم نہیں کہ انضاج کے بارے میں اس کا کیا نظریہ ہے۔ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مطبوخات منضجہ کا استعمال روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے۔ خواہ اس کی وجہ طب جدید کی سہولت پسندی اور اس کی مقبولیت ہو۔ یا کوئی اور +

قبل اس کے کہ میں اپنا عندیہ پیش کروں۔ یہ بتا دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جو لوگ مسئلہ انضاج پر عمل کرتے ہیں۔ اُنھیں یقیناً استیصال مرض میں دیر ہوتی ہے۔ اور آجکل کی عجلت پسند و بے صبر طبیعتیں اتنے عرصہ تک اُکتا جاتی ہیں۔ اور تین روز کے بعد مرض

کو اپنے حال پر دیکھ کر کسی دوسرے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹانے لگتی ہیں۔ برعکس اسکے دوسرے خیال کے لوگ جو انضاج کے مسئلہ کو اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ وہ روز اول ہی سے ملینات و مسہلات کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے مرض میں بہت جلد تخفیف شروع ہو جاتی ہے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہمارے اکثر اطبا نے وہی دوسرا رویہ اختیار کر لیا ہے۔ اور اکثر حالات میں بلا انتظار انضاج مادہ استفراغ شروع کر دیتے ہیں۔

لیکن جذام۔ آتشک جیسے مزمن امراض میں (جنکو امراض سوداویہ کہا جاتا ہے) اگر منضج کے بغیر استفراغ کیا جائے۔ تو میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ اس صورت میں وہ کما حقہ استفراغ اچھی طرح نہیں ہوتا ہے۔ اس لیے ان میں ہم انضاج کو نہایت مناسب سمجھتے ہیں۔

علاوہ ازیں میں اسکا بھی قائل ہوں کہ کوئی شدید مسہل انضاج کے بغیر ہرگز نہ دینا چاہئے کیونکہ اس میں اکثر اوقات ایسی خرابیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ جنکا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ اکثر حمیات نائبہ (موسمی تپ وغیرہ) میں اگر ہم نضج کا انتظار کرتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ ہم مریضوں کو کوئی فائدہ پہونچا سکیں۔ وہ دو چار روز بمشکل انتظار کرنے کے بعد ہمارے مطبوں سے چلا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارا رویہ اس بارہ میں متقدمین سے کسی قدر مختلف ہے۔ ہم مطبوخات وغیرہ میں ابتدا سے ایسی دوائیں شامل کر دیتے ہیں جو بڑی مقدار میں اگرچہ مسہل کہلاتی ہیں۔ مگر تھوڑی مقدار میں محض تلیین کا کام کرتی ہیں۔ یعنی ان سے دو تین دست روزانہ آجاتے ہیں۔ جس سے مرض میں نمایاں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اس بارے میں اگر ہم متقدمین کی پیروی کریں۔ تو حمیات نائبہ بلغمیہ میں جس کے دورے روزانہ آتے ہیں بحسب اصول عرصہ دراز تک منضج پلاتے رہیں۔ جو خواہ اپنی جگہ پر صحیح ہو۔ مگر آجکل مرضیٰ اتنا انتظار کسی طرح نہیں کر سکتے۔ اس لئے مصلحتاً ہمیں بھی اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔

اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ جن امراض میں اس وقت جراثیم پائے جاتے ہیں۔ ان میں انضاج و استفراغ کی ضرورت کیا ہے؟ ان میں تو صرف ایسی ادویہ کی ضرورت ہے۔ جن سے جراثیم تباہ ہو جائیں؟

اسکے جواب میں میں یہ کہوں گا کہ ایسے امراض جراثیمی میں استفراغ کی ضرورت موجود ہے۔ کیونکہ یہ ہر طرح مسلم ہے کہ جراثیم کی پرورش و افزائش کے لیے بھی خاص قسم کے مواد ہوتے ہیں۔ جو ان کے لئے مناسب زمین کا کام دیتے ہیں۔ جراثیم ہر ایک مادہ اور ہر ایک حالت میں پرورش نہیں پا سکتے۔ اس لئے ہم بدن کا تنقیہ کرتے ہیں۔ اور اس سے فضلات کو خارج کرتے ہیں۔ تو علاوہ اس امر کے کہ ان فضلات کے ساتھ جراثیم بھی خارج ہوتے ہیں۔ یہ بھی مسلم ہے کہ استفراغ سے وہ مواد بھی خارج ہو جاتے ہیں جن میں جراثیم افزائش پا سکتے ہیں۔ اس لئے بالآخر جراثیم بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ہم نے کئی ایسے مریض دیکھے ہیں جو موسمی تپ اور ورم طحال میں مبتلا تھے۔ اور جو طب جدید کی رو سے جراثیم ملیریائی کے شکار تھے۔ ان میں ان جراثیم کا تریاق (کونین) بار بار استعمال کرایا گیا۔ اور عارضی نفع بھی ہوتا گیا۔ مگر مدت دراز تک یہی تماشا آنکھوں کے سامنے آتا رہا کہ وہ پھر اسی مرض کے شاکی پائے گئے۔ بالآخر یونانی اطباء نے اپنے اصول کے مطابق انضاج کے بعد استفراغ کیا۔ اور کافی استفراغ کیا جس سے دوامی نفع حاصل ہوا۔ حالانکہ ان لوگوں نے نہ جراثیم کی پروا کی۔ اور نہ ان کے برخلاف تریاقات جراثیمی استعمال کیے۔ اس سے ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ استفراغ سے بدن کے وہ مواد خارج ہو جاتے ہیں۔ جن میں جراثیم پرورش پا سکتے ہیں۔

ہم طبی اصول سے اگر دیکھیں تو ہم کسی طرح تسلیم نہیں کر سکتے کہ منضجات صرف مطبوخات ہی ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ لعوق و خمیرہ جات و معاجین وغیرہ جو مواد میں رقت یا غلظت پیدا کر کے انھیں خروج کے لئے آمادہ کر دیتے ہیں۔ انھیں کو منضج نہ کہہ سکے گا۔ مجھے اس موقعہ پر شیخ بو علی سینا کا مدلل قول یاد آیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ "سرد پانی بھی صفراء کے لئے منضج ہے" یہ کیوں؟ اس لئے کہ صفراء کی رقت پانی کی سردی سے بدل جاتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ حمیات حادہ صفراویہ میں سرد پانی پینے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور نہ صرف اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ اصرار اور مبالغہ کے ساتھ پلانے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ اس لئے میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ

منضج کے لئے مطبوخ (جوشاندہ) ہونا شرط نہیں ہے۔ بلکہ تمام وہ ادویہ جو مواد
کے قوام کو معتدل بنا کر قابل استفراغ بنا دیتی ہیں۔ خواہ وہ حبوب سعال ہوں۔ یا
لعوق۔ خمیرہ۔ معجون۔ وغیرہ۔ یہ سب چیزیں اپنے اپنے مواد کے لئے منضج ہیں۔ اسکی
تفصیل ہم اس وقت نہیں بتا سکتے۔ طبیب ادویہ مرکبہ کے اجزاء اور ان کے اثرات
سے خود سمجھ سکتا ہے کہ آیا یہ دوا، مرکب مادہ مرض کو خارج ہونے کے لائق بنا رہی
ہے۔ یا نہیں۔ مگر وہ یہی کام کرتی ہے۔ تو اسے باور کرنا چاہئے کہ وہ اس مادہ کے
لئے منضج ہے۔

حکیم صاحب موصوف نے یہ دریافت کیا ہے کہ "تنقیہ عام میں فضلات بدن
اور فرج اعضاء بھی شامل ہیں۔ یا نہیں؟ اسکا جواب بالکل واضح ہے۔ اسے اچھی طرح
واضح کر دیا گیا ہے کہ تنقیہ عام میں تمام بدن کی فضاؤں اور کشاشوں سے مواد کا
تنقیہ ہوتا ہے۔

۲۔ **خصوصیات اطریفل**:۔ دماغی تنقیہ کے لئے اطریفلات کو اکثر شب
کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ کیا صبح کے وقت استعمال کرنے سے کسی
خاص عضو کا تنقیہ ہوتا ہے کیونکہ آپ بیاض کبیر میں اطریفلات کا استعمال صبح
وشام جائز بتاتے ہیں۔

نیز اطریفل اور معجون میں کیا فرق ہے؟ اطریفل میں ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ ہونا ہی
اور معجون میں نہیں۔ کیا معجون وہ کام نہیں کر سکتی۔ جو اطریفل کرتا ہے۔ اگر کر سکتی
ہے۔ تو اس امتیاز اور علیحدہ نام کی وجہ کیا ہے؟

جواب:۔ یہ صحیح ہے کہ اطریفلات کا استعمال زیادہ تر شب کے وقت کیا جاتا
ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ صبح یا شام کے وقت اسکا استعمال ناجائز ہے؟
اور نہ اسکا یہ مطلب ہے کہ شب کے وقت کھلانے سے صرف سر کا تنقیہ ہوتا ہے۔
اور دن میں کھلانے سے کسی دوسرے عضو کا۔ میرے نزدیک اسکا استعمال دن کو بھی جائز
ہے۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اطریفل اور معجون میں فرق:۔ اطریفل دراصل معجون ہی کی ایک مخصوص قسم ہے
یعنی معجون ایک عام شی ہے۔ اور اطریفل خاص۔ جس معجون میں ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ (ہڑ۔

بہیڑہ۔ آملہ، شامل ہوتے ہیں۔ اُسے ہم مخصوص نام اطریفل سے یاد کرتے ہیں۔ لفظ اطریفل دراصل ہندی لفظ ترپھلہ سے ماخوذ ہے۔ تری بمعنے تین۔ اور پھل بمعنے ثمر و بار۔ چونکہ اس معجون میں مذکورہ بالا تینوں پھل داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس نام کی وجہ تسمیہ ظاہر ہے۔ اب جبکہ یہ معلوم ہو گیا کہ اطریفل بھی دراصل ایک معجون ہے۔ تو آپ کے باقی سوالات رفع ہو گئے۔

۳۔ ادویہ اپنی کیفیت اور خاصیت کے علاوہ کسی خاص عضو سے بھی کوئی خاص تعلق رکھتی ہیں۔ یا نہیں؟ اگر رکھتی ہیں (جیسا کہ اسطوخودوس دماغ سے) تو یہ فرمائیے کہ تخم خطمی۔ مویز منقے۔ افسنتین اور بنفشہ کا تعلق کس خاص عضو سے ہے۔ حالانکہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ خطمی کو تحلیل اورام کے لئے۔ مویز منقی کو دماغی امراض میں انضاج بلغم وصفرا کے لئے۔ اور جگر کی تقویت کے واسطے (جیسا کہ قرابادین قادری میں اطریفلات کے بیان سے پہلے مویز منقی کا ذکر کرتے ہوئے "مقوی جگر" بتایا گیا ہے) استعمال کرتے ہیں۔ ایسا ہی افسنتین کا استعمال معدہ۔ جگر کے چند عوارض و دیدان اور حمیات میں کیا جاتا ہے۔ بنفشہ کو مسکن حمی۔ دافع خشونت ریہ اور مانع صعود انجرہ مانا جاتا ہے۔ ان مختلف اثرات کی وجہ سے انکا تعلق کسی خاص عضو سے معلوم نہیں ہوتا۔ پس آپ تشریح فرمائیں کہ اگر ادویہ کسی قسم کا تعلق اعضائے مخصوصہ سے نہیں رکھتی ہیں تو اسطوخودوس کا تعلق دماغ سے اور گاؤزبان کا تعلق قلب سے کیسا ہے؟

میرے خیال میں ان سب شکوک کا ذریعہ یونانی طب سے فقدان فن کیمیا ہے۔

جواب:۔ یونانی۔ ڈاکٹری اور ویدک بلکہ دنیا کی تمام طبوں کا یہ مسلمہ نظریہ ہے کہ بعض دوائیں بعض مخصوص اعضا سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور مختلف ادویہ کے اثرات مختلف اعضاء پر پڑتے ہیں۔ بعض دوائیں ایک عضو پر اثر رکھتی ہیں۔ بعض دو تین اعضا پر۔ اور بعض عام نظام بدن اور دوران خون پر۔ بعض گردے پر اثر کر کے ادرار کا باعث ہوتی ہیں۔ بعض امعاء میں تحریک پیدا کر کے اسہال لاتی ہیں۔ بعض جلد پر تاثیر

کرکے پسینہ بہاتی ہیں۔ بعض جگر کی۔ بعض دل کی۔ بعض دماغ کی تقویت کرتی ہیں بعض اگر مسکن ہیں۔ تو بعض مضعف۔ بعض اگر قابض ہیں تو بعض مفتح۔ لیکن ان مختلف ادویہ کا تعلق خاص اور ان کے مخصوص اثرات فن کیمیا سے نہیں معلوم ہوتے۔ بلکہ انسانی مزاج پر تجربہ کرنے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس امر میں نہ کیمیا کی رہبری کام کرتی ہے۔ نہ عقل و قیاس کی تیزی۔ یہ ہم کو محض تجربہ ہی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ دوا مرکز قے پر اثر کرکے قے لاتی ہے۔ اور یہ دوا مرکز سمع پر اثر کرکے کانوں کو بہرا کر دیتی ہے۔ اس سے کسی کوتہ اندیش کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس کے لئے کوئی ایک اصول باقاعدہ بتایا جا سکتا ہے۔ جس کی رہبری سے تمام ادویہ کے افعال و اثرات اور اعضا کے خصوصی تعلقات بلا تجربہ کے معلوم ہو جائیں۔

اس منزل میں فقط تجربہ کی رہبری خضر راہ ہو سکتی ہے۔ اور بس۔ اسطوخودوس کا تعلق دماغ سے۔ گاؤزبان کا تعلق دل سے۔ اور دیگر مقویات کا تعلق خاص خاص اعضا سے محض تجربہ ہی سے ثابت ہو سکتا ہے۔ کسی عقلی دلیل کو اس میدان میں تھکانا فضول و لایعنی ہے۔

مدیر المسیح

طبی کتب کا مطالعہ

کرنے والے حضرات کیلئے وہ وقت کیسا دشوار ہوتا ہے۔ جبکہ اثناء مطالعہ میں کوئی ایسا طبی لفظ آجاتا ہو۔ جس سے وہ ناواقف ہوتے ہیں اس صورت میں مطالعہ کا تمام شوق برباد اور اصل مدعا تقریباً مفقود ہو جاتا ہے۔ اس دشواری کو رفع کرنے کیلئے لغات اصطلاحات طبیہ (لغات کبیر حصہ اول) بہترین کتاب ہے اس میں تمام طبی الفاظ و اصطلاحات کو نہایت سلیس اور سہل عبارت میں واضح کیا گیا ہے

قیمت فی جلد تین روپیہ ۔ مجلد ۳ روپے ۱۲ آنے

اسی طرح

جبکہ کسی نسخہ کی تیاری کے وقت کسی دوا کا ایسا نام آجاتا ہو۔ جسکے مشہور نام سے ناواقف ہوتے ہیں تو مجبوراً اسکی تیاری کا خیال ترک کرنا پڑتا ہے۔ اس دقت کو لغات الادویہ (لغات کبیر حصہ دوم) نے رفع کر دیا ہے۔ کیونکہ ادویہ کے عربی۔ فارسی۔ ہندی اور سنسکرت وغیرہ تمام نام اس لغت میں مذکور ہیں۔ ہر ایک دوا کے نام کے ساتھ اسکا مشہور نام لکھا گیا ہے۔ یہ لغات اطباء اور دوا سازوں ہر دو کیلئے ایک لاثانی معاون ہے۔ قیمت ۳ روپے ۔ مجلد ۳ روپے ۱۲ آنے ۔ دونوں حصے یکجا مجلد ۶ روپے ۱۲ آنے

پتہ:۔ ناظم دار الکتب المسیح قرولباغ۔ دہلی

امراضِ سر کے چیدہ نسخے

(از حکیم محمد عبد الواحد صاحب ناظم)

دوا، مقوی دماغ۔ ضعف دماغ کے لیے نہایت مفید ہے۔ اور ضعف کی وجہ سے بعض اشخاص کو جو درد سر رہا کرتا ہے اُس کے لیے نافع ہے۔ علاوہ ازیں بدن کو فربہ کرتی ہے +

نسخہ۔ مغز بادام شیریں مقشر چالیس عدد۔ تخم خشخاش دو تولہ۔ مغز تخم کدو دو تولہ تینوں کو دو سیر شیر گاؤ میں پیکر چھان لیں۔ اس کے بعد نرم آگ پر پکائیں۔ یہانتک کہ کھویہ بن جائے۔ پھر روغن گاؤ ۵ تولہ میں قدرے بھون کر شکر سفید ڈیڑھ سیر ملا کر دانہ الائچی خرد چار تولہ باریک پیکر ملائیں۔ اور ۵-۵ تولہ کے لڈو یا پیڑے بنا کر رکھیں۔ روزانہ بوقت صبح ایک لڈو کھا کر اوپر سے شیر گاؤ پاؤ سیر چھٹانک دیگر مصری ملا کر پئیں۔ ترشی۔ تیل اور گڑھے سے پرہیز کریں +

اکسیر دماغ۔ یہ نسخہ ضعف دماغ اور درد سر ضعفی کے لئے پہلے نسخے سے زیادہ مفید ہے۔ بدن کو فربہ کرتا ہے +

نسخہ۔ خشخاش سفید تین ماشہ۔ مغز بادام شیریں مقشر سات عدد۔ دانہ الائچی خرد ایک ماشہ مصری اڑہائی تولہ۔ مکھن مادہ گاؤ پانچ تولہ +

ترکیب استعمال۔ پہلی تین ادویہ کو شیر گاؤ دو تولہ میں اچھی طرح پیس لیں۔ اس کے بعد مکھن اور مصری ملا کر ایک رتی اکسیر نقرہ ملا کر چمچہ سے کھالیں۔ مکھن کو اپنی قوت ہاضمہ کے مطابق کم و بیش کر سکتے ہیں +

اکسیر نقرہ۔ طباشیر ایک ماشہ۔ دانہ الائچی خرد ایک ماشہ۔ مروارید ایک ماشہ۔ ورق نقرہ ایک ماشہ۔ سب کو ایک گھنٹہ کھرل کر کے رکھ چھوڑیں۔ غریب آدمی مروارید کے بجائے صدف مروارید کا اندرونی چمکدار حصہ کھرچ کر ڈال سکتا ہے +

اثناء استعمال میں ترشی۔ مرچ سُرخ۔ تیل اور ثقیل تا بعض اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے۔ پندرہ بیس روز کے استعمال سے فائدہ معلوم ہونے لگتا ہے +

تبرید (ٹھنڈائی) گرم درد سر کے لئے نہایت مفید ہے +

نسخہ۔ عناب ۵ دانہ۔ تخم کاہو مقشر۔ مغز تخم کدوے شیریں ہر ایک تین ماشہ کو عرق گاؤزبان دس تولہ میں پیسکر شیرہ چھان لیں۔ اور بہدانہ تین ماشہ کو عرق گاؤزبان پانچ تولہ میں بھگو کر ایک گھنٹے کے بعد اس کا لعاب نکال لیں۔ اور پہلی ادویہ کے شیرہ میں ملا کر شربت بنفشہ یا مصری سے شیریں کرکے پئیں۔ عرق گاؤزبان کے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں تازہ پانی سے کام لے سکتے ہیں +

ضعف دماغ کی صورت میں مغز بادام شیریں مقشر پانچ عدد اور زیادتی حرارت کے وقت تخم خرفہ اور زرشک تین تین ماشہ اضافہ کریں اور درد حلق کی حالت میں شربت بنفشہ کے بجائے شربت توت داخل کریں +

حبوب برہمی مقوی دماغ۔ دافع نزلہ و نسیان۔ اور بہی و ممسک ہیں۔ برہمی سایہ میں خشک کی ہوئی تیرہ تولہ۔ مغز بادام شیریں مقشر پانچ تولہ۔ اصل السوس مقشر تین تولہ۔ دانہ الائچی سرخ ایک تولہ۔ دانہ الائچی خرد ایک تولہ۔ افیون ایک تولہ۔ زعفران نو ماشہ۔ مشک خالص ایک ماشہ +

ترکیب۔ افیون کو بقدر ضرورت عرق کیوڑہ میں بھگو دیں تاکہ حل ہونے کے قابل ہو جائے اور زعفران و مشک کو علیحدہ عرق کیوڑہ کے ہمراہ حل کریں۔ بعد ازاں باقی ادویہ کوٹ چھانکر ملائیں۔ اور شہد بقدر ضرورت اضافہ کرکے چنے برابر گولیاں بنائیں ایک گولی سے دو گولی تک صبح و شام شیر گاؤ کے ہمراہ کھائیں +

سفوف برہمی۔ ضعف دماغ نسیان اور نزلہ کو دور کرتا ہے حافظہ کو تقویت دیتا ہے۔

نسخہ۔ برہمی بوٹی سایہ میں خشک کی ہوئی دس تولہ۔ مغز بادام شیریں مقشر پانچ تولہ مغز پستہ ۲ تولہ۔ آملہ در شیر پروردہ ۲ تولہ۔ دھنیا مقشر پانچ تولہ۔ دانہ الائچی خرد دو تولہ۔ خشک ادویہ کو کوٹ چھانکر اور مغزیات کو باریک پیکر سب کو ایک جگہ ملائیں۔ اور مصری ہموزن ادویہ باریک پیکر ملا کر رکھیں۔ روزانہ پانچ ماشے سے ۹ ماشہ تک ہمراہ شیر گاؤ کھائیں +

ترشی۔ تیل۔ مرچ سرخ۔ بینگن وغیرہ مضر اشیاء سے پرہیز رکھیں +

ضماد۔ گرم درد سر کے لئے مفید ہے۔ برادہ صندل سفید۔ گل سرخ۔ گل بنفشہ

تخم کاہو۔ کشنیز خشک ہر ایک سات ماشہ۔ سب کو گلاب میں پیسکر پیشانی پر ضماد کریں ٭

دیگر۔ برادہ صندل سفید چھ ماشہ۔ کافور ایک ماشہ دونوں کو گلاب میں پیسکر ضماد کریں ٭

جوشاندہ۔ جو درد سر سردی کے باعث ہو اس کے لئے نہایت مفید ہے ٭

نسخہ۔ دارچینی۔ اسطوخودوس ہر ایک تین ماشہ۔ مصری دو تولہ ایک پاؤ پانی میں جوش دیکر چھانکر پئیں ٭

ضماد۔ درد سر سرد اور درد شقیقہ (آدھا سیسی) کے لئے مفید ہے ٭

نسخہ۔ زنجبیل۔ صندل سفید۔ پوست بیخ انڈ ہر ایک چھ ماشہ تینوں کو ساٹھی چاولوں کے دھوون میں پیسکر ضماد کریں ٭

قرص مثلث۔ شقیقہ اور درد سر کے لئے جو کسی دوا سے دور نہ ہوں اس کے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ اگر مریض کو قبض ہو تو پہلے اسکو دور کر لینا چاہئے ٭

نسخہ۔ افیون۔ کافور۔ مُرکی۔ اجوائن خراسانی۔ بیخ لُفاح۔ زعفران۔ تخم کاہو۔ کشنیز خشک ہر ایک چھ ماشہ۔ گوندکیکر تین ماشہ سب کو باریک پیسکر انڈے کی سفیدی میں ملاکر بطریق معروف قرص بنائیں۔ اور بوقت ضرورت ایک قرص پانی میں پیسکر کنپٹی اور پیشانی پر لگائیں ٭

عطوس (ہلاس) شقیقہ سرد کے لئے مفید ہے ٭

نسخہ۔ سمندر پھل ایک عدد۔ نوشادر ایک ماشہ دونوں کو باریک کرکے اس کی ناس لیں۔ چھینکیں آکر درد رفع ہو جاتا ہے ٭

دیگر۔ درد سر۔ شقیقہ اور درد دنداں کے لئے اکسیر صفت لاثانی نسخہ ہے چھ چھ ماہ کا درد شقیقہ اس کے استعمال سے دور ہو گیا ہے ٭

نسخہ۔ نوشادر ایک تولہ۔ کافور ایک ماشہ دونوں کو باریک پیسکر حفاظت سے بند شیشی میں رکھیں۔ بوقت ضرورت بقدر ایک چٹکی دونوں طرف کے نتھنوں میں خوب زور سے چڑھائیں۔ اگر ایک بار کے استعمال سے آرام نہ ہو تو پانچ منٹ کے بعد پھر استعمال کریں ٭

عرق اکسیر:- یہ عرق اکثر اقسام کے دردوں میں مفید ہونے علاوہ درد سر درد شقیقہ۔ اور درد عصابہ کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ درد دانت کو دور کرتا ہے۔

نسخہ:- کافور ایک تولہ۔ جوہر پودینہ (پیپر منٹ) ایک تولہ۔ جوہر اجوائن چھ ماشہ۔ تینوں دواؤں کو ذرا کوٹ کر ایک شیشی میں ڈالیں اور ڈاٹ لگا کر دھوپ یا آگ کے پاس تھوڑی دیر رکھیں۔ محلول تیار ہو جائے گا۔ اس کے دو تین قطرے پیشانی پر مالش کریں۔ جس دانت میں درد ہو اس پر ایک قطرہ ٹپکائیں۔ یا ایک پھایہ اس میں ترکے دانت پر رکھیں۔

تریاق درد عصابہ:- یہ ایک اکسیر صفت نسخہ ہے۔ اس کے تین چار روز کے استعمال سے درد عصابہ کو آرام ہو جاتا ہے۔

نسخہ:- اسطو خودوس چھ ماشہ۔ کشنیز خشک چار ماشہ۔ مرچ سیاہ عدد۔ تینوں کو ڈیڑھ دو چھٹانک آب تازہ میں گھوٹکر طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ پیشتر پئیں۔ مصری وغیرہ ملانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ پینے سے پیشتر ایک دو بتاشہ یا مصری کا ٹکڑا کھا سکتے ہیں۔ چندروز کے استعمال سے ہمیشہ کے لئے آرام ہو جائے گا۔

طبّی خبریں

سپاس نامہ

بخدمت عالی جناب مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب

منجانب

انجمن مشرقی اطباء جنوبی ہند

۲۶ ر جولائی کی صبح کو عمارت طبی کالج مدراس میں جناب مسیح الملک کو انجمن اطباء مدراس کی جانب سے ٹی پارٹی دی گئی۔ جناب حکیم صاحب ممدوح شری یُت پنڈت موتی لال نہرو۔ مسٹر پٹیل۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری۔ مولانا تصدق احمد خاں صاحب شروانی، مولانا معظم علی صاحب مسٹر حیات و دیگر لیڈرس اطباء و علماء اور معززین شہر شریک تھے۔ چاء نوشی کے بعد جناب مسیح الملک نے مسند صدارت کو رونق بخشی۔ جناب الحاج حکیم سید مخدوم اشرف صاحب سکرٹری انجمن نے حکیم صاحب موصوف سے یہاں کے سب اطباء کا تعارف کرایا۔ اور پھر آپ نے سپاسنامہ پڑھا۔ سپاسنامہ پیش کیے جانے کے بعد جناب مسیح الملک نے اپنی حکیمانہ تقریر سے سامعین کو مستفید فرمایا اور انجمن طبی کالج اور شفاخانہ کی کارروائیوں پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا کہ طبی کالجوں کا استحکام اور دیسی طبوں کی ترقی حصول سوراج پر موقوف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں کچھ دن سے طبی کالج (دہلی) کی طرف زیادہ متوجہ نہیں ہوں۔ اور اپنی ساری کوشش سوراج کے لئے صرف کر رہا ہوں۔ اور حقیقت میں یہ کوشش دیسی طبوں کے لئے ہے اختتام تقریر کے بعد جناب ساہوکار سی عبد الحکیم صاحب نے معزز مہمانوں کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور اراکین انجمن کی جانب سے ان سب فدایان قوم کا شکریہ ادا کیا۔

سکرٹری انجمن مشرقی اطباء جنوبی ہند

گورنمنٹ پنجاب کی تجویز

حال میں گورنمنٹ پنجاب نے مندرجہ ذیل تجاویز شائع کی ہیں جن کی رو سے میونسپل کمیٹیاں اور ڈسٹرکٹ بورڈ وید و اطبا صاحبان کو اپنے یہاں ملازم رکھ سکیں گی۔ ان تجاویز میں جو قسم قسم کے نقائص ہیں۔ ہم المسیح ماہ اکتوبر میں تحریر کرینگے۔ سردست ان تجاویز کو بجنسہٖ درج کرنے پر کفایت کرتے ہیں ٭

مدیر

تجاویز حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ڈسٹرکٹ بورڈ یا میونسپل کمیٹیاں کسی ایسے شخص کو بطور حکیم یا وید ملازم نہ رکھینگی جنے

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے امتحان حکیم حاذق یا وید میں کامیابی حاصل نہ کی ہو ٭

(ب) لاہور میڈیکل کالج یا میڈیکل اسکول کے آخری امتحان میں کامیابی حاصل اور اسسٹنٹ سرجن یا سب اسسٹنٹ سرجن کی اسامی منظور نہ کی ہو یا جو

(ج) باقاعدہ طبابت پیشہ طبیب یا وید کی اولاد یا شاگرد نہ ہو اور جس نے بذاتِ خود کم از کم سات سال تک طبابت نہ کی ہو اور اپنے مریضوں کے علاج اور خبر گیری میں بہت اچھی مقامی شہرت نہ رکھتا ہو ٭

(۲) ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیاں جن طبیبوں اور ویدوں کو ان قواعد کے بموجب ملازم رکھیں ان کا مشاہرہ سوائے اس کے کہ اولاً حکومت سے خاص منظوری حاصل کر لی گئی ہو یونیورسٹی یا میڈیکل اسکول اور کالج کے کامیاب طلباء کی صورت میں ۵۰ ماہوار اور دوسری صورتوں میں ۲۵ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہ ہونا چاہئے بلکہ پچیس روپیہ سے کم ہی ہونا چاہئے ٭

(۳) کوئی ڈسٹرکٹ بورڈ یا کمیٹی اس مشاہرہ میں جو قاعدہ ۲ کی رو سے کسی طبیب یا وید کو دیا جائے اس طرح پر اضافہ کر سکتی ہے کہ ان طبیبوں یا ویدوں کو اُن کے مطب کے لئے یا تو مفت دوائیں دے۔ یا ان دواؤں کی فروخت پر انھیں کمیشن دے ٭

(۴) ہر حکیم یا وید کو جو ان قواعد کے بموجب کسی ڈسٹرکٹ بورڈ یا کمیٹی کا ملازم ہو اُسے لازم ہوگا کہ مریضوں کا ایک رجسٹر رکھے جسے کمشنر۔ ڈپٹی کمشنر۔ سول سرجن اور کمیٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ متعلقہ معائنہ کر سکیں گے ٭

طبیہ کالج دہلی

نیا سال اور نئے انتظامات

۱۔ پہلی جولائی سنہ ۳۳ء کو کالج کا نیا سال شروع ہوگیا۔ علم الجراحت (سرجری) کی علمی وعملی تعلیم شروع ہوگئی۔ جناب ڈاکٹر ناصر عباس صاحب جراحت کے استاذ (پروفیسر) اور شفاخانہ کے معالج امراض جراحیہ (ہوس سرجن) مقرر ہوئے ہیں +

۲۔ جناب مولوی حکیم سید محمود حسن صاحب استاذ کلیات جماعت اُردو۔ اور جناب مولوی حکیم محمد عبدالحفیظ صاحب استاذ معالجات وعلم الادویہ جماعت اُردو کو خدمت تعلیم سے الگ کیا گیا۔ اور یونانی عربی کتب کے تراجم کی خدمت سپرد کی گئی۔ مولوی حکیم محمد الیاس خان صاحب پہلے صرف شفاخانہ کے یونانی معالج (ہوس فزیشن یونانی) تھے۔ اب انکے متعلق معالجات اُردو وعربی کی تعلیم بھی سپرد کی گئی۔ مولوی حکیم محمد امین صاحب پہلے صرف عربی کلیات کے استاذ تھے۔ اب تعلیم کی تقسیم اس طرح کی گئی کہ مولوی حکیم محمد عبدالرحمن صاحب کے متعلق اُردو وعربی دونوں جماعت کا علم الادویہ اور کلیات قانون عربی و اُردو سپرد کیے گئے۔ اور مولانا محمد امین صاحب کے متعلق اُردو وعربی کلیات کی باقی کتابیں رکھی گئیں +

۳۔ جناب ڈاکٹر محمد حبیب الرحمن صاحب پہلے پرنسپل کے ساتھ ہوس سرجن (جراح شفاخانہ) بھی تھے۔ اب آپ ہوس سرجن نہیں ہیں۔ مگر تعلیمی خدمات آپ سے زیادہ متعلق ہوگئی ہیں۔ اب آپ منافع الاعضاء (فزیالوجی) علم الامراض (پیتھالوجی) معالجات جدیدہ (میڈیسن) اور عملی تشخیص کے معلم ہیں +

باقی حالات بدستور سابق ہیں۔ پیتھالوجی (علم الامراض) کی کتاب مولوی حکیم محمد فضل الرحمن صاحب معلم کیمیا وحفظ صحت نے تیار کی ہے۔ جو چھپکر آگئی ہے۔ اسی طرح علم الجراحت (سرجری کا) ترجمہ وتالیف احقر مدیر کے متعلق ہے۔ اسکا ایک حصہ تیار ہے اور بہت جلد چھپکر شائع ہو جائے گا۔ یہ کتابیں کالج کے نصاب تعلیم میں شامل ہیں۔ اور کالج ہی کے ایما سے لکھی گئی ہیں +

احقر مدیر

جمعیت طلبائے قدیم طبیہ کالج دہلی

جمعیت کے جس جلسہ میں میری ضعیف گردن پر معتمدی (سکرٹری شپ) کا جلیل القدر اور گراں بار ڈالا گیا تھا۔ وہ ایسے تنگ اور چل چلاؤ کے وقت میں منعقد ہوا تھا۔ جبکہ ہمارے احباب سامان سفر کس کر باندھ چکے تھے۔ ادہر جلسہ ختم ہوا۔ اور میری ناتواں گردن خمیدہ ہوئی۔ اور ادھر میرے احباب آنکھیں بچاکر چپکے چپکے سے روپوش ہوگئے۔ انہی احباب سے مجھے معاونت کی اُمید تھی۔ اور خیال تھا کہ میری ناتوانی پر یہی حضرات ترحم کرینگے۔ اور جس خدمت کا میں اہل نہیں ہوں۔ انہی کا دست امداد مجھ میں اس کی اہلیت بخشے گا۔ مزید برآں کالج میں اسی وقت سے تعطیل ہوگئی۔ مجھے نینی تال اور وطن کا طویل سفر کرنا پڑا۔ اور اب جو دہلی واپس آیا ہوں۔ تو تفکرات کی ایک فوج ساتھ ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے میری بچی علیل ہے۔ ان حالات میں مجھے بارہا جمعیت کی خدمت کا خیال آیا۔ اور تفکرات وحالات کی عدم مساعدت سے یہ خیال ملال سے تبدیل ہوگیا۔ میں دل سے شرمندہ ہوں کہ اب تک میں نے کوئی خاطر خواہ خدمت جمعیت کی نہ کرسکا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے اس کا بھی ملال ہے کہ میرے جوشیلے احباب بھی یک لخت خاموش ہوگئے۔ ہاں میں شادانی صاحب اور مولوی محمد احمد صاحب مرادآبادی کا تو ممنون ہوں کہ اُنہوں نے جمعیت کو یاد رکھا۔ اور مجھے اس طرف متوجہ ہونے کی تبلیغ فرمائی۔ مگر مجھے ان سے صرف اسی قدر توقع نہ تھی۔ بلکہ میں یہ بھی چاہتا تھا کہ قدیم سند یافتگاں کے موجودہ پتے سے مجھے آگاہ فرماتے۔ انھیں "ارکان جمعیت" میں شریک کرنے کی کوشش فرماتے اور سب سے زیادہ یہ کہ اس غریب جمعیت کی ابتدائی مالی حالت کی طرف توجہ فرماتے۔ سب سے زیادہ مشکلات جو کام کی راہ میں حائل ہوتی ہیں۔ وہ مالی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ جس کی تصدیق بلاتامل ہمارے احباب بھی کرینگے۔

یہ ظاہر ہے کہ جمیع سند یافتگاں و وابستگاں طبیہ کالج دہلی کو اس جمعیت سے دلی محبت ہونی چاہئے۔ کیونکہ اس کا مقصد وحید فیض یافتگاں کالج کے درمیان رشتہ اخوت و محبت کو قوی کرنا ہے۔ خواہ وہ یہاں سے سند فراغت حاصل کرچکے ہوں۔ یا اُنھیں اسکا موقعہ حاصل نہ ہوا ہو۔ اس لئے میں المسیح کے ذریعہ تمام وابستگان

وسندیافتگان کالج کی خدمت میں دلی تمنا کے ساتھ استدعا پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمارے اس نیک کام میں معاونت فرمائیں۔ اس جمعیت کے خود رکن بنیں۔ اور دوسروں کو رکن بنائیں۔ جن حضرات کو اس کے قیام کی اطلاع نہیں ہے۔ انھیں اس سے مطلع فرمائیں۔ اور کم از کم اپنے اور جن کے پتے معلوم ہوں انکے پتوں سے مجھے مطلع فرما کر ممنون کریں۔ تاکہ دفتر میں تمام حضرات کے پتے محفوظ رہیں۔ اور بوقت ضرورت ان کے مراسلت کا موقعہ ملے۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی اگر کسی وقت ضرورت پیش آئے۔ تو ایک دوسرے حضرات کے پتے بتلائے جاسکیں۔

سر دست جمعیت کا سالانہ چندہ نہایت قلیل رکھا گیا ہے۔ جس کے متعلق میرا خیال ہے کہ کسی طبیعت پر بار نہیں گزرسکتا۔ یعنی دو روپیہ سالانہ۔

اس موقعہ پر مجھے مولوی حکیم لطف اللہ صاحب کا اندوہناک واقعہ سرقہ بھی یاد آتا ہے۔ جس میں اُن کی رقم خطیر ضائع ہوئی اور جس سے وہ مطب کی ابتدائی حالت کو درست کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

مجھے افسوس ہے کہ ہمارے کالج کے مقتدر سندیافتہ مولانا حکیم فقیر محمد صاحب لاہوری دہلی تشریف لائے۔ اور مجھ سے ایسے تنگ و نازک وقت میں ملاقات ہوئی کہ جمعیت کا اہم تذکرہ نہ کرسکا۔ اور ان کی دوسری دلچسپ باتوں میں بالکل محو ہوگیا ورنہ انکے ادنیٰ اشارے سے ہماری جمعیت چند روز کے لیے مالدار ہو جاتی۔ لیکن اب بھی موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا ہے۔ مجھے ان کی فیاض ذات سے قوی اُمید ہے کہ جب میں انھیں اس طرف متوجہ کروں گا۔ تو انشاء اللہ دامنِ سوال کبھی خالی واپس نہ آئیگا۔

اَب میں اپنے دوستوں سے "سلام و نیاز" کے بعد یہ کہکر رخصت ہونا چاہتا ہوں کہ وہ اس باہمی اخوت کو روز افزوں مستحکم کریں۔ اور اس پیام کو بلا پوچھے جلد بھول نہ جائیں۔

محمد کبیرالدین

معتمد جمعیت طلبائے قدیم طبیہ کالج دہلی

جمعیت کے متعلق خطوط میرے نام کے ساتھ "جمعیت طلبائے قدیم طبیہ کالج" کا لفظ ضرور ہونا چاہئے۔

آستانہ شریفیہ

پر

ایک صدائے گدایانہ

مولوی حکیم سید علی احمد صاحب نیر ہندوستان کے چند معزز اردو اخبارات وجرائد کے مدیر اور نائب مدیر رہ چکے ہیں۔ آپ کی سخنوری سے ادبی دنیا آگاہ ہے۔ آپ کا پاکیزہ کلام خود اپنا آپ مداح ہے۔ میرے لئے باعث مسرت ہو کہ اب آپکو تحصیل علم طب کا شوق پیدا ہوا ہے۔ اور آپ طبیہ کالج میں اس غرض کی تکمیل کے لئے داخل ہوئے ہیں۔ اسی مناسبت سے آپ نے چند اشعار لکھے ہیں۔ جو ذیل میں درج ہیں۔ لیجئے۔ آپ اس ادبی تحفہ سے بہرہ اندوز ہوجئے۔

مدیر

اے درِ رشکِ جناں اے گلستانِ حیات — ہے تری خاک مقدس میں نہاں کانِ حیات
تجھ میں مخفی بیش قیمت موتیوں کی کان ہے — خاک تیری سرمۂ چشمِ دلِ انسان ہے
تیرے ابرِ فیض سے میرا وطن سیراب ہے — تیرے دم سے میرا باغِ آرزو شاداب ہے
ہے شریفی بارگہ بیشک تری منزل شریف — کانپنے لگتا ہے تیری دیکھکر عظمت حریف
دہر میں آبحیات طب کا چشمہ ہے تو ہی — سچ تو یہ ہے بے سہاروں کا سہارا ہی تو ہی
اے کہ ہیں یکساں ترے نزدیک محمود و ایاز — سرزمین ہند کرتی ہے تری ہستی پہ ناز

سن کے تیری دھوم۔ افلاطونِ دوراں حکمرا — بن کے آیا ہوں بھکاری آستانِ پاک پر
اک جہاں طالب ہے جس تیری شرابِ ناب کا — ایک جرعہ مجھکو بھی صدقہ مفتوح الباب کا
باغ میں جب تک کھلیں گل اور گلوں میں بو رہے — میں رہوں میخانہ ہے ساقی رہے اور تو رہے

احقر سید علی احمد نیر نہٹوری متعلم جامعہ طبیہ دہلی

اجوبہ

(۷۶) مربائے صندل۔ مجھے جہاں تک معلوم ہوا ہے۔ بازاروں میں عام طور پر جو مربی صندل کے نام سے فروخت ہوتا ہے۔ یہ دراصل صندل کی لکڑی کا مربی نہیں ہوتا۔ بلکہ پیٹھے کا مربی ہوتا ہے۔ جسکو صندل کی خوشبو سے خوشبودار کر لیا جاتا ہے۔ اور خاص طور پر قاشوں میں کاٹ لیا جاتا ہے۔ جس میں پیٹھے کے عام مربے سے سختی کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ غالباً اس مقصد کے لئے پیٹھے کا سخت حصہ کام میں لیا جاتا ہے۔ مدیر

(۷۷) ایسے مریضوں کا کامل صحت حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے۔ البتہ اگر اکل و شرب اور دیگر امور میں پرہیز اور اعتدال روی سے کام لیا جائے تو کچھ فائدہ کی اُمید ہو سکتی ہے عوارض کے ایک حد تک تخفیف کا امکان ہے۔ مندرجہ ذیل ادویہ استعمال کرائیں یہ ادویہ زیادہ تر معدہ و جگر کی اصلاح اور تقویت کے لیے ہیں۔ نیز ان سے عارضۂ ریح البواسیر کو بھی افاقہ ہوگا۔ اس کے بعد امراض مخصوصہ کی طرف متوجہ ہو جیے گا۔ صبح کے وقت معجون مقل ۵ ماشہ میں کشتہ خبث الحدید نصف رتی ملا کر کھائیں اور اوپر سے شیرہ بادیان۔ شیرہ الائچی کلاں پانی میں نکال کر پئیں اور صبح و شام کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس بنفدر ۳ ماشہ کھائیں۔ کھانا زود ہضم کھائیں۔ ترشی۔ گڑ۔ تیل وغیرہ مضر اشیاء سے پرہیز رکھیں۔

عبدالواحد

(۷۸) برص کا ایک نسخہ مجھے معلوم ہے۔ جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بجنسہ درج ذیل ہے۔

نسخہ۔ باوچی۔ خردل۔ استخواں طاؤس سوختہ تینوں ہموزن لیکر آب ترپھلہ میں کھرل کرکے ضماد لگایا کریں۔ اور گندھک آملہ سار مدبر۔ ترپھلہ۔ باوچی ہموزن کھرل کرکے آب ترپھلہ میں گوندھ کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ روزانہ صبح و شام ایک ایک گولی شہد کے ہمراہ کھلایا کریں۔ چالیس روز تک استعمال کریں۔

عبدالواحد

سل دق کے لئے یہ نسخہ میرا مجرب ہے:۔

صمغ عربی۔ کتیرا۔ رب السوس۔ نشاستہ۔ شنگ تیغال۔ مغز تخم باقلا۔ سرطان محرق۔ زہر مہرہ خطائی۔ بسد احمر۔ شاخ مرجان۔ ابریشم ماہی۔ دم الاخوین۔ ست گلو۔ گلنار فارسی

خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ تخم کاہو ۴ ماشہ۔ طباشیر ۳ ماشہ۔ کات سفید ۳ ماشہ۔ صمغ عربی ۵ ماشہ۔ نشاستہ ۶ ماشہ۔ مغز تخم کدو ۴ ماشہ۔ مغز تخم خیارین ۳ ماشہ۔ مغز تخم تربوز۔ مغز تخم پیٹھہ ۴ ماشہ۔ تمام کو سفوف کرکے کافور خالص حل کرکے ۲-۳ ماشہ کے قرص باندھیں۔ ایک ایک قرص صبح و شام بدرقہ مناسب کے ہمراہ کھلائیں ✦ مقبول عالم

(۷۹) کسی صاحب کو بلا شراب ایسنس تیار کرنے کی ترکیب معلوم ہو تو تحریر فرمائیں ✦

(۸۰) موتی جھرا اور پانی جھرا اصل میں اُن حبیات کو کہتے ہیں جن سے سینہ اور شکم وغیرہ پر اس قسم کے دانے نکل آتے ہیں۔ عام طور پر موتی جھرا وقوع میں آتا ہے۔ جسکو ڈاکٹری میں ٹائیفائڈ فیور کہتے ہیں۔ اگر ہم ٹائیفائڈ کی علامات پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو ہم تخمینہ سے کہہ سکتے ہیں کہ حمی مطبقہ کی یہ خاص قسم ہے۔ جسکو حمی مطبقہ متناقصہ کہا جاتا ہے۔ لیکن اصل سبب میں ڈاکٹری و یونانی کا یہاں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ ٹائیفائڈ کا سبب ڈاکٹری میں خاص قسم کے جراثیم مانے جاتے ہیں اور یونانی میں اس کی وجہ عفونت دم تسلیم کی گئی ہے۔ بہر حال یونانی اطباء موتی جھرے کے علاج میں زیادہ تر یہ مدنظر رکھتے ہیں کہ اس کے عوارض شدید نہ ہونے پائیں۔ دست اگر جاری ہو گئے ہیں تو آہستگی سے انھیں روکا جائے اور آنتوں کی حفاظت کی جائے۔ قبض ہو تو ہلکی تلیین سے رفع قبض کرتے ہیں۔ تخفیف حرارت کے لئے خاکشی عناب مصری کا جوشاندہ دیتے ہیں لیکن یہ اصل حقیقت ہے کہ بخار اپنی میعاد سے پہلے کسی طرح نہیں اُترتا۔ اسی طرح ڈاکٹری علاج بھی اس میں درماندہ ہے۔ غرض اثنائے علاج میں عوارض کی شدت اور مریض کی قوت کا خیال کیا جاتا ہے۔ ٹائیفائڈ فیور کے لئے ایک مختصر سی اصطلاح (حمی معویہ) بھی مقرر کی گئی ہے۔ کیونکہ اس مرض میں آنتوں پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے (معویہ۔ آنتوں والی) ✦

انفلوانزا۔ اگرچہ ہماری طب میں ایک نیا لفظ معلوم ہوتا ہے مگر میں اسے نزلہ حارہ کے تحت میں داخل کرتا ہوں۔ اور میرا بلکہ تمام یونانی اطباء کا اصول علاج اس بارے میں نزلہ حارہ کے موافق ہے۔ اس کا نام بعض لوگوں نے زکام وبائی اور نزلہ وبائی تجویز کیا ہے۔ جس کی خوبی میں کوئی شک نہیں۔ مگر میں انفلوانزا کو انف الغنزہ کہا کرتا ہوں۔ اور اسے میں ایک نفیس اصطلاح سمجھتا ہوں (انف۔

ناک + عنزہ ۔ بھیڑ ا بھیڑ کی ناک اکثر چلا کرتی ہے ۔ اور اس مریض کی ناک کو اس سے تشبیہ دی جاسکتی ہے + مدیر

(۸۱) مریض کو اطریفل زمانی ایک تولہ روزانہ بوقت خواب کھلائیں اور نوشادر اتولہ کافور ۱ ماشہ دونوں کو باریک پیس کر شیشی میں رکھیں ۔ صبح کے وقت تھوڑی سی دوا بطور ہلاس استعمال کیا کریں ۔ نہایت مفید چیز ہے + عبدالواحد

شدت درد کو روکنے کے لئے انزروت ۔ ایلوا ۔ زعفران ۔ افیون خالص ۔ کو پانی میں پیس کر روپیہ برابر کاغذ کا ٹکڑا کاٹ کر کنپٹی پر لگائیں +

مقبول عالم

(۸۲) واقعی اس خاص قسم کے کیڑے کا صریح ذکر یونانی کتابوں میں نہیں ملتا مگر میں نے ایک بسیط مضمون بعنوان "دیدان امعا" ماہ مئی کے المسیح میں شائع کیا ہے جس میں میں نے اس کیڑے (انکائی لوس ٹوما) کا نام کلابیہ رکھا ہے ۔ ڈیوڈی نیلس کے لئے لفظ اثنا عشری بڑھا دیا جائے (انکائی لوس ٹوما ڈیوڈی نیلس ۔ کلابیۂ اثنا عشری) اور اس کے متعلق میں نے یہ لکھا تھا کہ "جہاں تک میں خیال کرتا ہوں یہ مرض بھی طب قدیم میں غیر مدون ہے ۔ جن ادویہ کے جوہر ڈاکٹری میں اس کیڑے کے مارنے کے لئے مستعمل ہیں ۔ وہی ہماری طب میں بھی مستعمل ہیں ۔ اس لئے یہ خیال کرنا فضول ہے کہ یونانی طب میں اس کا کوئی علاج نہیں ہے ۔ وہ دوائیں اپنے خواص کے لحاظ سے اس کیڑے کے ساتھ وہ خصوصی تعلق نہیں رکھتی ہیں بلکہ پیٹ کے عام کیڑوں کو مارنے والی ہیں +

(۸۳) سوزاک و آتشک میں اس قسم کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں جو کہ عسیر العلاج ہوتے ہیں ۔ آپ ان کو جوہر منقے (جوہر رسکپور) یا جوہر سین استعمال کرائیے ۔ امید غالب ہے کہ ان سے فائدہ حاصل ہوگا ۔ بیاض کبیر حصہ اول و دوم میں ان کے نسخے درج ہیں + مدیر

(۸۴) جو ادویہ دفعیہ امراض کے لئے کھلائی جاتی ہیں ۔ اکثر انہیں ادویہ کے جوہر بذریعہ محقنہ جلدیہ مستعمل ہیں ۔ محقنہ جلدیہ کے ذریعہ دوا کے جوہر براہ راست خون میں شامل ہو کر بہت جلد فائدہ دیتے ہیں ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ضعف صدر میں جو دوا

مستعمل ہیں۔ ان ادویہ کے جوہر بذریعہ محقنہ جلدیہ استعمال کئے جاسکتے ہیں +

(۸۵) "سجوگا" کو تشنج الاطفال بھی کہتے ہیں۔ اس کے لئے یہ نسخہ مفید ہے۔

نسخہ۔ جائفل۔ جاوتری۔ ہینگ۔ ایلوا ہر ایک چھ ماشہ۔ زعفران ۳ ماشہ سب کو باریک پیسکر عرق بادیان میں کھرل کرکے دانہ سرسوں کے برابر گولیاں بنائیں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام شیر مادر میں گھسکر بچہ کو دیں +

کریم بخش

(۸۶) تپ ولرزہ روکنے کے لئے اگرچہ سب سے بہتر چیز کونین ہے لیکن پھٹکری سفوف کی ہوئی باری سے ۳ گھنٹہ پیشتر ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے ۴۔ ۴ رتی کی مقدار میں استعمال کرنے سے اکثر حالات میں باری رک جاتی ہے لیکن اگر قبض ہو تو پہلے اس کو دور کر لینا چاہئے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل گولیوں کا نسخہ بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ اس میں بھی کونین کی آمیزش ہے +

نسخہ۔ گلو سبز ۱ تولہ۔ چرائتہ ۵ تولہ۔ مرچ سیاہ ۲ تولہ۔ برگ نیم ۱ تولہ۔ ثمر نیم ۱ تولہ۔ چھال نیم ۱ تولہ ان سب کو جوکوب کرکے ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھ پاؤ پانی باقی رہے مل کر چھان لیں۔ پھر اسی جوشاندہ صاف شدہ میں مغز کرنجوہ ۵ تولہ۔ کونین سلفاس ۳ ماشہ اضافہ کرکے کھرل کریں اور چنے برابر گولیاں بناکر رکھیں دن میں تین مرتبہ صبح۔ دوپہر اور شام کے وقت ایک ایک گولی آب تازہ کے ہمراہ کھلائیں +

نسخہ جوشاندہ۔ اس نسخہ کے استعمال سے تپ لرزہ سے حفاظت ہوتی ہے نیز اس کے روکنے کے لئے بھی مفید ہے +

شاہترہ۔ چرائتہ۔ گلوئے سبز۔ انیس پانی میں جوش دیکر چھان کر پلائیں +
۶ مہ ۶ مہ ۶ مہ ۱ مہ

محمد عبدالواحد

اسئلہ

(۸۷) اطبائے حذاق کی خدمت میں گذارش ہے کہ جو صاحب بلا مریض کو دیکھے صرف خط و کتابت سے حال معلوم کرکے کجی۔ لاغری۔ کوتاہی اور غیر ہمواری عضو مخصوص کو خارجی علاج سے دعویٰ کے ساتھ چالیس روز کے اندر رفع کر سکتے ہوں۔ وہ براہ کرم اپنے پتہ نیز شرائط وغیرہ سے بذریعہ "المسیح" مطلع فرمائیں۔ بشرط صحت مبلغ پچیس روپیہ نذرانہ پیش خدمت کیا جائیگا جو علاج شروع ہونے پر جناب ناظم صاحب المسیح کے پاس جمع کر دیا جائیگا۔ خریدار ۲۱۵

(۸۸) ناظرین المسیح سے التماس ہے کہ کوئی مجرب نسخہ عنایت ہو جس سے ٹخنہ کے جوڑ کا درد عذر رفع ہو جائے۔ خواہ کوئی ضماد ہو اور خواہ اندرونی استعمال کیلئے کوئی دوا ہو میرے یہاں ٹخنہ کے درد کے اکثر مریض ہیں۔ بہت علاج کیے لیکن آرام نہیں ہوتا۔

حکیم محمد رحمت اللہ خان خریدار ۱۰۳

(۸۹) میرے ایک دوست عمر ۲۴ سال کو عرصہ سات سال کا ہوا سوزاک ہو گیا تھا جو کہ بالکل زائل ہو گیا۔ لیکن اسقدر تکلیف باقی ہے۔ کہ کبھی کبھی پیشاب میں سوزش ہوتی ہے۔ خصوصاً جب گرمی زیادہ ہوتی ہے تو سوزش بڑھ جاتی ہے مگر مواد وغیرہ کسی قسم کا نہیں آتا اور نہ پیشاب رکتا ہے۔ یہ مریض کچھ عرصہ تک بدکاریوں میں بھی مبتلا رہ چکا ہے۔ جسکی وجہ سے اعضاء رئیسہ ضعیف ہو گئے ہیں۔ شکم میں ریاح بہت زیادہ بنتے ہیں۔ اور خارج ہوتے رہتے ہیں۔ مگر شکم ہر وقت پھولا رہتا ہے بھوک بالکل نہیں لگتی۔ اور جب ریاح بالکل خارج ہو جاتی ہی تو بھوک خوب زور سے لگتی ہے معدہ و جگر میں سختی معلوم ہوتی ہے۔ جس میں دبانے سے پھوڑے کے مانند درد ہوتا ہے۔ کبھی قبض ہوتا ہے۔ اور کبھی دست آنے لگتے ہیں۔ کھانا بالکل ہضم نہیں ہوتا۔ آلات منی بہت ضعیف ہو گئے ہیں۔ منی بہت رقیق ہے اور منی کے ہمراہ زردی مائل رطوبت چھیچھڑے دار خارج ہوتی ہی۔ سرعت انزال ہے۔ بہت علاج کئے لیکن آرام نہیں ہوا۔ مفید و مجرب نسخہ درج فرمائیں۔ ای۔ ایف سیل

(۹۰) نزلہ کی تعریف کیا ہے؟ اسباب مرض کیا ہیں؟ اور مدت مرض کتنی ہے؟ نیز اسکے خراب نتائج کیا ہو سکتے ہیں؟ علامات و علاج کیا ہی؟ غرضیکہ نزلہ کے متعلق مفصل معلومات کی ضرورت ہی۔ براہ نوازش درج رسالہ فرما کر ممنون کیجئے۔ جی ایس بھٹناگر

قابل قدر طبی کتابیں

صدری مجربات

ہندوستان کے مشاہیر اور نامور اطبائے نے اپنے آیورویدک اور یونانی طب کی عظمت اور شان کو برقرار رکھنے کے لیے جن مجرب اور اسراری نسخوں کا اظہار طبی کانفرنس کے سالانہ جلسوں میں کیا یا براہِ راست دفتر میں روانہ کیا کانفرنس نے انکو "صدری مجربات" کے نام سے شائع کیا ہے۔ اب تک اس کتاب کے چار حصے شائع ہو چکے ہیں اور ملک میں اسکو اسقدر مقبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اس کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہو کر فروخت ہو چکے ہیں تاہم فرمائشات کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے +

(۱) صدری مجربات حصہ اول کے ۷۶ صفحوں میں ۲۵۸ نسخوں کی قیمت ایک روپیہ (عہ) حصہ دوم کے ۱۰۰ صفحات میں ۲۲۴ نسخوں کی قیمت عہ/ حصہ سوم کے ۱۰۸ صفحات میں ۲۵۷ نسخوں کی قیمت عہ/ اور حصہ چہارم کے ۲۰۰ صفحات میں ۱۰۶۲ نسخوں کی قیمت ما/ +

مجربات مان سنگھ

اس کتاب میں منشی مان سنگھ صاحب مرحوم آنریری سکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے مجربات درج ہیں صاحب موصوف نے اس کتاب میں کمال ایثار کو کام میں لاکر اپنی تمام عمر کے ذخیرہ کو درج کر دیا ہے۔ قیمت تین روپیہ (تعہ/)

گلدستۂ مجربات

ایک صاحب کی تیس سالہ محنت و جانفشانی کا سرمایہ ہے۔ صاحب موصوف نے مجرب نسخوں کی تلاش کے شوق میں دور دراز کی مسافت طے کی فقیروں اور سنیاسوں کی خدمت کرکے اور دیگر اشخاص سے جس طرح بھی ہو سکا مجرب نسخے حاصل کرکے رفاہِ عام کیلئے انکو شائع کر دیا۔ اس کتاب کا ہر ایک نسخہ قابل قدر ہے۔ قیمت ۱۲ر

امرت ساگر اردو

یہ ویدک کی مشہور کتاب ہے۔ اس کے ذریعہ ہر ایک آدمی ویدک طریق پر علاج کر سکتا ہے رفاہِ عام کی خاطر اس کتاب کا ہندی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اس میں امراض کے علاج کے علاوہ ویدک طریق پر نبض و قارورہ کے ذریعہ تشخیص امراض کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ قیمت عہ/ +

ملنے کا پتہ

ناظم دار الکتب المسیح قرول باغ دہلی

طب میں ایک عظیم الشان اضافہ

علم تشریح جس قدر ضروری اور اہم علم ہے۔ اُسی قدر اس کا حاصل کرنا بھی دقت طلب ہے۔ کیونکہ اس کے ذرائع حصول ہمارے پاس تقریباً مفقود ہیں۔ اگرچہ تشریح اصل چیز یا اُس کے نمونے دیکھنے پر ہی بخوبی ذہن نشین ہو سکتی ہے لیکن ہماری غرض ایک حد تک نقشوں اور تصاویر سے بھی پوری ہو سکتی ہے بدقسمتی سے ہم ان سے بھی تہیدست تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم نے اس ضرورت کو محسوس کر کے کُل اعضاء مفردہ و مرکبہ کی تصاویر طب جدید کی معتبر تشریحی کتب سے اخذ کرنے کے بعد نہایت اہتمام اور خوبصورتی سے اعلیٰ درجہ کے دبیز اور سفید کاغذ پر چھپوا کر شائع کیا ہے۔ سب سے زیادہ خوبی اور عمدگی کی بات یہ ہے۔ کہ کُل تشریحی مقامات کو عربی الفاظ اور اصطلاحات میں تحریر کیا گیا ہے۔ اور ایسا طرز رکھا گیا ہے کہ ہر ایک شخص بغیر اُستاد کے اپنی ضرورت کو ان تصاویر کے ذریعہ ایک حد تک پورا کر سکتا ہے۔ ہم نے ان تصاویر کو دو حصوں میں منقسم کیا ہے۔ حصہ اول میں عظام (ہڈیاں) اربطات اور عضلات کی تقریباً دو سَو تصاویر شامل ہیں۔ اور حصہ دوم میں شرائین۔ اوردہ اعصاب اور کُل اعضاء مرکبہ کی تصاویر درج ہیں۔ بغرض وضاحت شرائین کو زرد۔ اوردہ کو نیلا اور اعصاب کو زرد چھپوایا گیا ہے۔ جسکی بنا پر تصاویر کی خوبصورتی اور عمدگی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ/ اور حصہ دوم ۳/ ہے۔ جو کہ اُن اخراجات کو دیکھتے ہوئے بہت کم ہے۔ جو کہ ان کے چھپوانے میں ہوا ہے۔

ناظم دار الکتب المسیح قرول باغ دہلی